ورسل و علما و شہدا و صلحا اور ابرو کے عرق سے سب اہل ایمان اور کانون کے عرق سے یہود و نصاری و مجوس
وغیرہم کی ارواح اور پشت کے عرق سے بیت المعمور و کعبہ و بیت المقدس اور ساری دنیا کی مسجدونکی زمین اور
پاؤن کے عرق سے زمین پورب پچھم تک اور جو کچھہ اوس مین ہی سب پیدا ہوا پہر حقتعالی نے فرمایا کہ ای نور
میرے حبیب نظر کر سو اوسنے دیکھا اپنے آگے ایک نور اور پیچھے ایک نور اور داہنے ایک نور اور بائین ایک
نور یہ چارون یار تھے رضی اللہ تعالی عنہم پہر اوس نور نے ستر ہزار برس تسبیح کہی تب حقتعالی نے اوس سے
ارواح انبیا کو پیدا کرکے اونسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہلایا پہر عقیق سرخ سے ایک قندیل شفاف پیدا کی اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کو جسطرح دنیا مین تھی وسی طرح بنا کر قندیل مین رکہا اور تمام روحون نے اوسکے گرد
طواف کیا اور ستر ہزار سال تک تسبیح و تہلیل کی پہر خدای تعالی نے سبکو حکم کیا کہ اوسکی طرف دیکھین سو جسنے اوسکے
سر کو دیکھا خلیفہ و سلطان ہوا اور جسنے پیشانی کو دیکھا امیر عادل ہوا اور جسنے بہو ونکو دیکھا نقاش ہوا اور جسنے
کانون کو دیکھا صاحب تمتع و صاحب اقبال ہوا اور جسنے آنکھو نکو دیکھا حافظ قرآن ہوا اور جسنے رخسارون کو دیکھا
سخی و عاقل ہوا اور جسنے بینی کو دیکھا طبیب و عطار ہوا اور جسنے ہونٹھو نکو دیکھا وزیر ہوا اور جسنے دانتون کو دیکھا خوبرو ہوا اور جسنے مونہہ کو
دیکھا روزہ دار ہوا اور جسنے زبان کو دیکھا پادشاہون کا قاصد ہوا اور جسنے حلق کو دیکھا واعظ و مؤذن ہوا اور جسنے
ڈاڑہی کو دیکھا جہاد کرنیوالا ہوا اور جسنے گردن کو دیکھا تاجر ہوا اور جسنے دونو بازو ونکو دیکھا تیغ زن اور نیزہ باز ہوا
اور جسنے صرف داہنے بازو کو دیکھا حجام ہوا اور جسنے صرف بائین بازو کو دیکھا جلاد ہوا اور جسنے داہنی ہتھیلی کو
دیکھا صراف ہوا اور جسنے بائین ہتھیلی کو دیکھا ناپنے جو کہنے والا ہوا اور جسنے دونون ہتھیلیون کو دیکھا سخی و صاحب
ہوا اور جسنے دونون ہاتھون کی پشت کو دیکھا بخیل ہوا اور جسنے داہنے ہاتھہ کی اونگلیونکو دیکھا کاتب ہوا اور جسنے
بائین ہاتھہ کی اونگلیونکو دیکھا درزی ہوا اور جسنے سینہ کو دیکھا عالم و مجتہد ہوا اور جسنے پشت کو دیکھا متواضع اور
شرع کا مطیع ہوا اور جسنے پہلو کو دیکھا غازی ہوا اور جسنے شکم کو دیکھا قانع و زاہد ہوا اور جسنے زانو کو دیکھا راکع
و ساجد ہوا اور جسنے پاؤن کو دیکھا شکاری ہوا اور جسنے قدم کے نیچے دیکھا بڑا چلنے والا ہوا اور جسنے پرچھائین کو دیکھا
سرودی ہوا اور جسنے نہ دیکھا یہودی و نصرانی و کافر و سرکش ہوا اور جاننا چاہیے کہ حقتعالی نے نماز کو لفظ احمد کی صورت پر
مقرر کیا قیام الف کے مانند اور رکوع حے کے مانند اور سجدہ میم کے مانند اور نشست دال کے مانند اور خلق کو لفظ محمد
کی صورت پر پیدا کیا سر میم کیطرح گول اور دونون ہاتھہ حے کے مانند اور شکم میم کے مانند اور دونون پاؤن دال کے
مثال اور کوئی کافر اونکی صورت پر جلایا نجائیگا بلکہ صورتین اونکی بدل دیجائینگی تمام ہوا پہلا باب **مترجم کہتا ہے**
اگر کوئی اعتراض کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے سب کچہہ پیدا ہوا تو سگ و خوک و کافر بھی اوسی سے ہوے
اور اس سے اوسکا نجس ہونا لازم آتا ہے کیونکہ ہون مین نور محمدی اصل تمام اشیا کا ہے اور فروع کے آثار و احکام اصل پر

جاری ہین ہوتے وکہیتی سے سبزہ اور دانہ پیدا ہوتا ہی اور سبزے اور دانے سے جانورون کا گوشت اور یہ سب ملکے انسان کی غذا ہوتی ہی اور وہ غذا مرد کی پشت پر پونہچ کر نطفہ بنتی ہی اور عورت کے سینہ پر پونہچکر دودہ اور رگون پر پونہچکر خون اور مثانہ مین جاکر بول اور ہر جگہ نیا حکم اور نیا اثر پیدا کرتی ہی اور مٹی اون حکمون اور اثرون سے منزا ہی اسیطرح سیاہی کہ دوات مین ہی سب حرفون کی اصل ہی لیکن قرآن کے حروف جب اوس سے بنتے ہین تب یہ حکم پیدا کرتی ہی کہ ناپاک آدمی اوسکو نہ چہوے اور یزید و شیطان کا نام جب اوس سے لکہا جاتا ہی تو قابل تعظیم نہین ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمّی اسی واسطے کہتے ہین کہ سب اشیا کی اصل ہین کیونکہ اُم کا لفظ زبان عرب مین بمعنی اصل کے آتا ہی جیسے اُم القری مکہ کہ سب گانون کا اصل ہی اور اُم الکتاب سورہ فاتحہ کہ تمام قرآن بطرز اجمال اوس مین مندرج ہی اور اسی طرح اُم الدماغ و اُم الامراض وغیر ذلک

دوسرا باب آدم علیہ السلام کی پیدایش مین

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا ہی کہ حقتعالی نے آدم علیہ السلام کو ملک ملک کی خاک سے پیدا کیا سر عرش کی خاک سے اور سینہ دہنا کی خاک سے اور پشت و شکم ہند کی مٹی سے اور دونون ہاتہ پورب کی مٹی سے اور دونون پانون پچہم کی مٹی سے اور ایک روایت یہ ہی کہ سر بیت المقدس کی خاک سے اور چہرہ ایک بہشت کی خاک اور دانت ہند کی خاک سے اور ہاتہ کعبہ کی خاک سے اور ہڈیان پہاڑ کی خاک سے اور بعضے اعضا بابل کی خاک سے اور پشت عراق کی خاک سے اور دل فردوس کی خاک سے اور زبان طائف کی خاک سے اور آنکہین حوض کوثر کی خاک سے اور سر جو بیت المقدس کی خاک سے تہا اس سبب سے عقل و فہم و نطق کا مکان ہوا اور مونہہ کہ بہشت کی خاک سے تہا محل زینت ہوا اور آنکہین کہ حوض کوثر کی خاک سے تہین موضع ملاحت ہوئین اور دانت کہ ہند کی خاک سے تہے جاے حلاوت ہوے اور ہاتہ کہ کعبہ کی خاک سے تہے مقام سخاوت ہوے اور پشت کہ عراق کی خاک سے تہی قوت کی جگہہ ہوئی اور وہ بعض اعضا کہ خاک بابل سے تہی موضع شہوت ہوے اور استخوان کہ پہاڑ کی خاک سے تہی مضبوطی اور کڑاپن کی جگہہ ہوے اور دل کہ بہشت فردوس سے تہا معدن ایمان و عرفان ہوا اور زبان کہ طائف سے تہی مکان شہادت کی یعنی اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی ہوئی اور آدم علیہ السلام کے بدن مین نو دروازے بنائے سات چہرے مین دو آنکہین دو کان دو نتہنے ایک مونہہ اور دو موضع مخصوص اور اوسکو پانچ حواس دیے بصر و سمع و ذوق و شم و لمس اور جب روح کو حکم دیا کہ اوسکے مونہہ مین یا دماغ مین داخل ہوے روح دو سو برس تک اوسکے گرد پہری پہر آنکہون مین اوتری اور جسم کو دیکہا تو مٹی پایا پہر جب کانون مین پہونچی فرشتون کی تسبیح سنی پہر بانسے مین اوتر کر چہینکی اور پیشتر اس سے کہ چہینک سے فراغت پاوے حقتعالی نے

اوسے الحمد للہ کہنا سکہایا پہر جب اوسنے الحمد للہ کہا تب اللہ تعالی نے فرمایا یرحمک ربک یا آدم پہر سینہ مین اوتر کر اوٹہنے کا ارادہ کیا لیکن اوٹہہ نہ سکی اسی معنی مین حقتعالی نے فرمایا وکان الانسان عجولا یعنی آدمی بڑا جلد باز ہو پہر جب پیٹ مین پونہچی کہانیکی محتاج ہوئی پہر تمام بدن مین پہیل گئی تب ساری مٹی خون گوشت ورگ وپی بنگئی پہر حقتعالی نے اوسے ناخن کا لباس پہنا دیا سر سے پاؤن تک سفید شفاف چمکتا ہوا کہ ہر دن اوسکا حسن بڑہتا تہا پہر جب اوسنے گناہ کیا وہ خلعت اوتار لی گئی اور ذرا سا نشان یادگاری واسطے اونگلیون مین چہوڑ دیا گیا پہر جب اللہ تعالی آدم علیہ السلام کو بنا سنوار چکا اور روح اونکے بدن مین داخل ہو چکی نور محمدی اونکے ماتہے پر پونہچکر ماہ دو ہفتہ کے مانند چمکا پہر اونہین بہشتی تخت پر بٹہلایا اور فرشتون نے کہار بنکر سو برس تک اونکو آسمانون کے عجائبات دکہلائے پہر اونکے واسطے مشک خالص سے ایک گہوڑا پیدا کیا گیا جسکا نام میمونہ تہا اور سوتی سونگے کے دو باز و رکہتا تہا سو آدم علیہ السلام اوسپر سوار ہوئے اور جبرئیل علیہ السلام نے اوسکی باگ پکڑی اور میکائیل و اسرافیل داہنے بائین جلو مین چلے اور آسمانون کا تماشا اونکو دکہلایا اور وہ فرشتون کو سلام کرتے تہے اور کہتے تہے السلام علیکم سو فرشتے کہتے تہے وعلیکم السلام پس حقتعالی نے فرمایا کہ اے آدم تیرے اور تیری ایماندار اولاد کے درمیان قیامت تک یہی تحیت ہے تمام ہوا دوسرا باب مترجم کہتا ہی یہان سے معلوم ہوا کہ جو اس وقت کے بہتیرے سلام بجائے السلام علیکم کے بندگی مجرا آداب وغیرہ نئے نئے اونسے الفاظ کہتے ہین جنہین شرع نے نہین بتایا سو انکا کہنا اچہا نہین کیونکہ اسمین قدیمی سنت کا ترک کرنا اور نئی باتونکا اپنی طرف سے ایجاد کرنا لازم آتا ہی اور مشکوۃ مین ہی کہ اسلام سے پیشتر لوگ آپسمین انعم اللہ بک عینا کہتے تہے جب اسلام پہیلا اوسکے بجائے السلام علیکم مقرر ہوا اور وہ متروک ہوا اور ہند مین ایک اور یہ رسم ہی کہ اگر اہل حرفہ وغیرہ جو چہوٹی اصنت کہلاتے ہین بڑے آدمیون سے السلام علیکم کہین تو وہ لوگ حد سے بہر خفا ہون اور اون بیچارون کو ایذا پونہچاوین سو علاج اسکا یہ ہی کہ چہوٹے لوگ بجائے السلام علیکم کے فقط سلام یا میان سلام یا سلام صاحب یا سلام ہی کہین کیونکہ حذف کرنا علیکم کا روا ہی قال اللہ تعالی قالوا سلاما قال سلام

تیسرا باب فرشتون کی پیدایش مین

جاننا چاہیے کہ حقتعالی نے چار فرشتے بزرگ پیدا کیے اسرافیل و میکائیل و جبرئیل و ملک الموت یعنی عزرائیل علیہم السلام اور تدبیر عالم کی انکے سپرد کی پس جبرئیل علیہ السلام کو وحی کا کام سپرد کیا اور میکائیل علیہ السلام کو مینہہ برسانے پر اور رزق پونہچانے پر مقرر کیا اور عزرائیل علیہ السلام کو روحون کا کام دیا اور اسرافیل علیہ السلام کو صور پہونکنے کا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا ہی کہ اسرافیل علیہ السلام نے حقتعالی سے ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کی

قوت مانگی سو حقتعالی نے عنایت کی اور ہواؤنکی قوت اور پہاڑونکی قوت اور جن و انسان کی قوت اور چوپایون کی قوت مانگی سو وہ بھی عنایت کی اور اوسکے سر سے پاؤن تک زعفرانی بال ہین اور بہت مونہہ اور بہت زبانین اون بالون مین چھپی ہین سو وہ ہر زبان سے دس لاکھ بولیون مین تسبیح کہتے ہین اور اونکی ہر ایک سانس سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے سو وہ سبکے سب قیامت تک اللہ تعالی کی تسبیح کہتے ہین اور وہ مقربین ہین اور عرش کے اوٹھانیوالے اور کرام کاتبین اور سب اسرافیل علیہ السلام کیصورت ہین اور ہر روز اسرافیل علیہ السلام تین بار جہنم کیطرف دیکھتے ہین اور بدن اونکا دبلا کمان کے چلے کے موافق ہوجاتا ہے بہت روتے ہین اور زاری کرتے ہین اور اگر حقتعالی اونکے آنسو ونکو نہ روکے تو ساری زمین آنسوون سے بھر جاوے اور نوح علیہ السلام کا ساطوفان ظاہر ہو اور اتنے لابنے چوڑے ہین کہ اگر سات دریاؤ کا پانی اونکے سر پر ڈالین تو ایک قطرہ زمین پر نہ گرے اور میکائیل ؑ پانسو برس بعد اسرافیل ؑ کے پیدا ہوے اونکے سر سے پاؤن تک زعفرانی بال ہین اور زبرجد کے بازو ہین اور ہر بال ہین دس لاکھ زبانین ہین اور دس لاکھ آنکھین سو ہر آنکھ سے روتے ہین تا حقتعالی مومنون پر رحمت کرے اور ہر زبان سے مغفرت مانگتے ہین اور ہر آنکھ سے ستر ہزار بوندین ٹپکتی ہین اور ہر بوند سے ایک فرشتہ میکائیل ؑ کیصورت پیدا ہوتا ہے اور سب قیامت تک تسبیح کہتے ہین اور وہ میکائیل ؑ کے مددگار اور کروبی کہلاتے ہین اور مینہہ پر اور برسنے پر اور پہلون پر اور رزق پر معین ہین کوئی بوند دریا مین اور کوئی پہل درختون مین اور کوئی گہاس کا تنکا زمین پر نہین جسپر ایک موکل میکائیل کا نہو اور جبرئیل ؑ پانسو برس بعد میکائیل ؑ کے پیدا ہوے اونکے ایک ہزار چہ سو بازو ہین اور سر سے پاؤن تک زعفران سے بال ور دونون آنکھون کے بیچ بیچ مین سورج اور ہر بال پر چاند اور تارے ہین ہر روز تین سو ساٹھہ دفعہ نور کے دریا مین پیٹھتے ہین اور جب نکلتے ہین تو اونکے بازوون سے جتنے قطرے گرتے ہین اوتنے ہی فرشتے جبرئیل ؑ کی صورت پیدا ہوتے ہین اور قیامت تک تسبیح کہتے ہین اور وہ روحانی کہلاتے ہین اور ملک الموت علیہ السلام کی صورت ہو بہو اسرافیل علیہ السلام کی سی ہے

چوتھا باب موت کی پیدایش مین

قولہ تعالی خلق الموت والحیوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ حقتعالی نے موت کو ہزار ہزار پردے مین پیدا کیا آسمانون اور زمینون سے بڑا اور ستر ہزار زنجیرون مین اوسے جکڑا ہر زنجیر اتنی لانبی کہ اگر ہزار برس چلے تو اوسکا چہور ملے اور فرشتے اوسکے پاس نجاتے تھے اور اوسکا مکان جانتے تھے لیکن اوسکی آواز سنتے تھے پر آدم علیہ السلام کیوقت تک نجانتے تھے کہ وہ کون ہے بعد ازان حقتعالی نے ملک الموت ؑ کو فرمایا کہ مینے تجکو موت پر مسلط کیا ملک الموت نے کہا یارب موت کیا چیز ہے تب حقتعالی نے پردے اوٹھادیے اور ملک الموت نے موت کو دیکھا پھر حقتعالی نے فرشتون سے فرمایا کہ سب کہڑے ہو اور موت کو دیکھو سو جب سب کہڑے ہوے تب موت کو فرمایا کہ اپنے سب بازوون سے اوڑے اور

اپنی سب آنکھین کھولے لپس جب موت اوٹہی سب فرشتے بیہوش ہوکر گر پڑے اور ہزار سال کے بعد ہوش مین آئے اور
کہا یارب اس سے بڑا بھی کچہہ تو نے پیدا کیا ہی فرمایا مین نے اسے پیدا کیا ہی اور مین بزرگتر ہون اور سب خلق اسے
چکھیگی پہر فرمایا کہ ای عزرائیل ع مینے تجھکو اسپر مسلط کیا عزرائیل نے کہا یارب مین اسے کس بل بوتے سے پکڑون یہ تو بہت
ہی بڑی ہی تب حقتعالی نے اوسے ایسا زور بخشا کہ اوسنے موتکو پکڑ لیا اور موت اوسکے تابع ہوگئی اور کہنے لگی یارب
مجھے حکم دے تو ایکبار آسمان مین ندا کرون فرمایا اچھا ندا کر تب موت نے گرج کر چنگھاڑا کہ مین وہ ہون کہ ہر دوست کو جدا
کرونگی اور جورو خصم مین جدائی ڈالونگی مین وہ ہون کہ باپون کو بیٹون سے الگ کرونگی اور بہائیون کو بہنون سے
بچہڑاونگی مین وہ ہون کہ بنی آدم کی قوتین گھٹاونگی اور سب کے بل بوتے دباونگی اور گھرون اور شہرون کو اوجاڑ دونگی
مین وہ موت ہون کہ تمکو ہلاک کرونگی اگرچہ مضبوط مضبوط برجون مین جا چھپو مین وہ ہون کہ کوئی مخلوق مجہہ سے
بچا بر نہوگی اور جب موت کسی پر اوترتی ہی تو ایک صورت بنکر اوسکے سامنے کھڑی ہوتی ہی تب جی بولتا ہی کہ تو کون
ہی اور کیا چاہتا ہی کہتی ہی مین موت ہون تجھے دنیا سے نکالونگی اور تیری اولاد کو یتیم کرونگی اور تیری بیبیون کو
رانڈ بناونگی اور تیرا مال تیرے وارثون کو دلواونگی جنہین تو زندگی مین نچاہتا تہا اور تو نے آج تک اپنے واسطے
کچھ بھلائی سوچ مین آبو نچی مسکرجی مونہہ پہیر لیتا ہی تب موت دوسری طرف اوسکے سامنے جا کھڑی ہوتی ہی اور کہتی ہی
تو مجھے نہین پہچانتا مین وہی ہون جسنے تیرے ماباپکی جان قبض کی اور تو کھڑا دیکھتا تہا اب تجھکو لینے آئی ہون تا اولاد
تیری دیکھے مین وہ موت ہون جسنے اگلے بڑے بڑے گروہونکو ہلاک کیا پہر کہتی ہی بتا تو نے دنیا کو کیسا پایا تب جی
کہتا ہی کہ مینے اوسے مکار و غدار و بیوفا پایا پہر حقتعالی دنیا کی صورت اوسکے سامنے بہیجتا ہی وہ کہتی ہی کہ ای گنہگار شرماتا
نہین تو نے مجہہ مین گناہ کیا اور آپ کو نافرمانیون سے باز نرکہا اور حرام و حلال مین فرق نکیا اور سمجھا کہ مین دنیا سے
جدا نہی ہونگا سو مین تجہہ سے اور تیرے عمل سے بیزار ہون اور مال آکر کہتا ہی ای گنہگار تو نے مجھے ناحق طرح سے
کمایا اور غریب غربا کو ندیا آخر آج مین دوسرے کے ہاتہہ پڑا قولہ تعالی يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ
یعنی اوسدن مال و اولاد فائدہ نہ دینگے مگر جو اللہ تعالی کے پاس آوے ایسا دل لیکر جو ماسوی اللہ سے فارغ و سلامت ہو
بعد ازان موت روح کو لے لیتی ہی اگر مومن ہی تو سعادت کے ساتہہ اور اگر منافق ہی تو شقاوت کے ساتھہ

پانچوان باب اس ذکر مین کہ موت کسطرح روح کو لیتی ہی

کتاب البغوی مین مقاتل بن سلیمان مفسر رح سے منقول ہی کہ ملک الموت کا ایک تخت ہی ساتوین آسمان مین نور سے بنا ہو
جسکے ستر ہزار پائے ہین اور ملک الموت ع کے چار بازو ہین اور ہر جاندار کے مقابل اوسکے بدن مین مونہہ اور آنکہین اور
ہاتہہ ہین سو جو مونہہ اوسکا جس شخص کے مقابل ہی اوسی مونہہ سے اوسکو دیکھتا ہی اور اوسی ہاتہہ سے اوسکی جان قبض کرتا ہی

اور بعض کہتے ہین کہ وہ مونہہ اور ہاتھہ ملک الموت کے بدلتے جاتا رہتا ہی اور ایک پاؤن ملک الموت ع کا دوزخ کے پل پر ہی دوسرا
بہشت کے تخت پر اور بدن اتنا بڑا ہی کہ اگر سارے دریاؤنکا پانی اوسکے سر پر ڈالین تو ایک بوند زمین پر نگرے اور
کہتے ہین کہ تمام دنیا ملک الموت کے سامنے اسطرح ہی جیسے ایک خوان طرح طرح کے کہانون سے بہرا ہوا کسیکے سامنے
رکہا ہو کہ جو چیز چاہے اوسمین سے کہالیوے اور کہتے ہین کہ جب سب خلق فنا ہوجائیگی ملک الموت کے بدن کی تمام
آنکہین بند ہوجائینگی مگر آٹھہ اسرافیل و میکائیل و جبرائیل و عزرائیل اور چار عرش کے اوٹہانیوالے اور کعب رضی اللہ عنہ سے
منقول ہی کہ حقتعالی نے عرش کے نیچے ایک درخت پیدا کیا ہی اور جتنے افراد مخلوقات کے ہین اوتنے ہی اوسکے
پتے ہین سو جب بندیکی عمر تمام ہوتی ہی اور چالیس دن زندگی کے باقی رہ جاتے ہین ایک پتا ٹوٹ کر عزرائیل علیہ السلام
کی گود مین آگرتا ہی عزرائیل ع کو خبر ہوجاتی ہی اور اوس شخص کی جان قبض کرنے پر مستعد ہوتے ہین اور جسدن سے پتا گرتا ہی اوسی
دن سے وہ شخص آسمان پر مردہ مشہور ہوتا ہی اگرچہ دنیا مین چالیس دن تک زندہ رہتا ہی اور کہتے ہین کہ جب کسی کی عمر
تمام ہوتی ہی تب وہ فرشتہ جو اوسکے دمون پر موکل ہی ملک الموت ع سے کہتا ہی کہ فلانے کی سانسین پوری ہوچکین اور
جو اوسکے رزق اور اعمال پر متعین ہی کہتا ہی کہ اوسکی روزی اور اوسکے سب کام تمام ہوے اور حقتعالی نے ایک فرشتہ
پیدا کیا ہی جسکا نام ملک الارحام ہی اوسکا یہ کام ہی کہ نطفہ مین اوس جگہہ کی مٹی ملا دیتا ہی جس جگہہ وہ شخص مریگا سو بشر جگہہ جگہہ
پہرا کرتا ہی اور آخر وہین جاکر مرتا ہی جہان کی موت بدی ہی قوله تعالی قُل لَّو كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ
إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ یعنی کہدے اے محمد کہ اے منافقو اگر تم اپنے گہرون مین ہوتے اور یہ چاہتے کہ ہمارے ساتھہ جہاد کو باہر
نکلو تو بہی باہر نکلتے تم مین سے وہ لوگ جن پر مارا جانا لکہا تہا اپنے پڑاو پر یعنی جس جگہہ مین انہین مرنا لکہا تہا وہین
موجود ہوتے اور کہتے ہین کہ ملک الموت علیہ السلام پہلے زمانے مین ظاہر ہوتے تہے سو ایکدن سلیمان علیہ السلام
کے پاس آئے اور ایک جوان کو جو حضرت کے پاس بیٹہا تہا بہر نظر دیکہا جوان کانپ اوٹہا پہر جب ملک الموت ع چلے گئے
جوان نے کہا یا حضرت ہوا کو فرمائیے کہ مجہے چین مین پونہچا دے حضرت نے ویسا ہی کیا ایک گہڑی بعد پہر ملک الموت ع
آئے تب سلیمان علیہ السلام نے پوچہا کہ تم اوس جوان کو کس سبب سے دیکہتے تہے ملک الموت علیہ السلام نے کہا مجہے حکم ہوا تہا
کہ آج ہی چین مین اوس شخص کی روح قبض کروں مین اوسکو تمہارے پاس بیٹہا دیکہہ کر تعجب کرتا تہا تب سلیمان علیہ السلام
نے اوسکا سارا حال کہہ سنایا ملک الموت ع نے کہا خوب اب مین جاتا ہون اوسکی جان وہین نکالونگا اور کہتے ہین
کہ ملک الموت ع کے بہت اتباع و اعوان ہین کہ روحونکو قبض کیا کرتے ہین چنانچہ منقول ہی کہ ایک شخص ہمیشہ یہی ذکر کہتا تہا
کہ یا خدا بخش دے مجہکو اور اوس فرشتے کو جو سورج پر موکل ہی سو بعد مدت کے ایکدن اوس فرشتے نے دعا کی کہ یا رب
مجہے حکم ہو تو اوس شخص کی ملاقات کو جاؤن چنانچہ حکم ہوا اور فرشتہ اوسکی ملاقات کو آیا اور کہنے لگا اے شخص تو میرے
واسطے بہت دعا مانگا کرتا ہی کہہ تیرا مقصد کیا ہی کہا میرا مقصد یہ ہی کہ تو مجکو اپنے مکان پر لیجاے اور مین ملک الموت سے

پوچھون کہ میری زندگی کے کتنے دن باقی ہین فرشتہ اوسے آسمان پر لیگیا اور اپنے مکان پر بٹھلا کر آپ ملک الموتؑ کے پاس گیا اور کہا ایک آدمی ہمیشہ میرے واسطے دعا مانگا کرتا ہی اور حاجت اوسکی یہ ہی کہ اپنے مرنیکا دِن معلوم کر کے آخرت کیواسطے کچھ ثواب جمع کرے سو تم اوسکی کتاب دیکھکر اوسکے مرنیکا حال بتادو ملک الموتؑ نے کہا تیرا مصاحب جوان عظیم الشان ہی نہ مریگا جبتک تیری جگہ پر نہ بیٹھے سوچ کے فرشتہ نے کہا وہ تو آیا ہی اور میری جگہ پر بیٹھا ہی ملک الموتؑ نے فرمایا جا اگر وہ تیری جگہہ بیٹھا ہوگا تو میرے ساتھیون نے اوسکی روح بہی قبض کر لی ہوگی اور خبر مین ہی کہ چار پاسب اللہ تعالی کے ذکر مین ہین اور جب فرشتے کر چہوڑ دیتے ہین حقتعالی اونکی جان قبض کر لیتا ہی اور کہا ہی کہ حقیقت مین قابض ارواح کا حقتعالی ہی اور ملک الموتؑ کیطرف اسطرحکی نسبت ہی جیسے کہتے ہین زید نے عمرو کو قتل کیا یا فلانی بیماری سے زید مر گیا قال اللہ تعالی اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا

چھٹا باب پیغمبرون کی روحون کے حال مین

خبر مین ہی کہ جب ملک الموت علیہ السلام اونکی روح قبض کرنیکا ارادہ کرتا ہی روح کہتی ہی مین تیری اطاعت نکرونگی جبتک خدای عزوجل کا حکم نپاونگی ملک الموت علیہ السلام کہتا ہی اوسی نے مجھے حکم دیا ہی روح کہتی ہی جاو اس باتکی اثبات پر کچھ نشان بر ہان لے آو جب مجھے میرے اللہ تعالی نے پیدا کیا اور بدن مین داخل کیا تم اوسوقت نتھے اب چاہتے ہو کہ مجھے لیجاو ملک الموت علیہ السلام یہ سنکر اللہ تعالی کیطرف پہر جاتا ہی تب اللہ تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے کی روح سچ کہتی ہی ای ملک الموت بہشت مین جا اور ایک سیب یا انگور وہان سے لیکر اوسے دکہلا ملک الموتؑ بہشت مین جاتا ہی اور میوہ لاتا ہی جسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوتا ہی سو وہی روح کو دکھا دیتا ہی تب روح ہنسی خوشی سے نکل آتی ہی

ساتوان باب مومنون کی روحون کے بیان مین

خبر مین ہی کہ جب مسلمان کی عمر آخر ہو چکتی ہی ملک الموتؑ اوسکے مونہہ کیطرف سے روح قبض کرنے آتا ہی تب ذکر الٰہی کہتا ہی کہ ادہر سے تمہین راہ نہین کیونکہ اس مونہہ سے خدای عزوجل کا نام لیا جاتا تہا تب ہاتھون کیطرف سے آتا ہی ہاتھہ کہتے ہین کہ ادہر سے بہی رستہ نملیگا کیونکہ ان ہاتہون سے اسنے صدقہ دیا ہی اور یتیم کا سر سہلایا ہی اور علم لکھا ہی اور کافرونکی تلوار چلائی ہی تب پاونکی طرف سے آتا ہی پاون کہتے ہین ادہر سے بہی تم نہ آنے پاوگے کیونکہ ان پاون سے وہ جماعت کو گیا ہی اور عیدونکی نماز کو گیا ہی اور عالمونکی مجلس مین گیا ہی تب کانونکی طرف سے آتا ہی کان کہتے ہین ادہر سے بہی تم نہ آنے پاوگے کیونکہ ان کانون سے اسنے اللہ تعالی کی باتین اور قرآن شریف سنا ہی تب آنکھون کیطرف سے آتا ہی آنکھین کہتی ہین ادہر سے بہی تمہارا گذر ممکن نہین کیونکہ اسنے ان آنکھون سے قرآن دیکھے ہین اور عالمونکے چہرون پر نظر کی ہی تب ملک الموتؑ اللہ تعالی کیطرف پہر جاتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اپنی ہتھیلی پر میرا نام لکھکر اوسکی

روح کو دکھا ملک الموت یہی کرتا ہی تب وہ نکل آتی ہی اور اوس نام کے انس سے یہان کنی کی سختی نہین ہوتی ہی اور خبر مین آیا ہی
کہ جب بندہ نزع مین ہوتا ہی آواز آتی ہی کہ اسے چھوڑ دو ذرا آرام سے لیوے اور جب روح سینہ پر پونہچتی ہی آواز آتی ہی کہ
اسے چھوڑ دو آرام لے لیوے اسی طرح سے اور عضا مین یہان تک کہ جب حلق پر پونہچتی ہی آواز آتی ہی کہ چھوڑ دو
اسے تو سب اعضا آپسمین رخصت ہولین تب آنکھ آنکھ کو وداع کرتی ہی اور کہتی ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ
اسی طرح کان اور ہاتھ اور پاؤن سب ایک دوسریکو رخصت کرتے ہین اور ہاتھ بحیس و حرکت رہ جاتے ہین اور
آنکھین بے نظر اور کان بے سماعت لیکن یہ سب سہل ہی اگر زبان پر ایمان ور دلمین معرفت باقی رہی اگر نعوذ باللہ تعالی
اسمین فرق آیا تو کہین ٹھکانا نہین فقیہون نے کہا ہی کہ نزع کے وقت اکثر ایمان سلب ہوجاتا ہی

اٹھوان باب فریب شیطان کے بیان مین

خبر مین ہی کہ جان نکلنے کیوقت شیطان آتا ہی اور بائین طرف بیٹھ کر کہتا ہی کہ اس دین کو چھوڑ اور کہہ دو خدا ہین تو
تجھے نجات ملے امام حجۃ الاسلام کہ دقائق الاخبار کے مؤلف ہین فرماتے ہین کہ جب ایسا معاملہ ہوا تو بڑا خطر ہی
سو اے دوستو ہمیشہ گریہ وزاری مین رہو اور شب بیداریان کرو اور نمازین پڑہو اور خواب غفلت سے بیدار ہو اور
دنیا سے بیزار ہو تا نجات پاؤ امام اعظم نعمان ابوحنیفہ کوفی رح سے پوچھا کہ کون گناہ ہی جسمین ایمان جاتے رہنے کا زیادہ
خوف ہی فرمایا ایمان کا شکر نکرنا اور خوف خاتمہ کا چھوڑ دینا اور خلق پر ظلم کرنا سو جسمین یہ تینون خصلتین ہون غالب ہی کہ
دنیا سے بے ایمان جائے اور کہتے ہین کہ موت کیوقت بہت ہی پیاس لگتی ہی اور کلیجا جلنے لگتا ہی اور بیمار پیاس کے
مارے تلملاتا ہی سو شیطان پانیکا بھرا ہوا پیالہ لیکر اوسکے سرہانے کھڑا ہوتا ہی اور وہ نہین جانتا کہ یہ شیطان ہی سو جب
پانی مانگتا ہی شیطان کہتا ہی کہ عالم کا کوئی صانع نہین تو مین دون سو جسکی شامت آتی ہی کہہ دیتا ہی اور جسکے نصیب
اچھے ہین نہین کہتا چنانچہ منقول ہی کہ ابوزکریا زاہد جب مرنے لگا اوسکے دوستون نے کہا کلمہ پڑہ دو بار او سنے
مونہہ پھیر لیا تیسری دفعہ کہا مین نہین کہتا تب سبکو نہایت غم ہوا ایک گھڑی کے بعد ابوزکریا کو ہوش آگیا آنکھین کھول دین
اور لوگون سے پوچھا تم مجھ سے کچھ کہتے تھے اونھون نے کہا ہان ہم کہتے تھے کہ کلمہ کہو سو تمنے دو دفعہ مونہہ پھیر لیا
تیسری دفعہ کہا مین نہین کہتا ابوزکریا بولا کہ بھائیو شیطان میرے پاس پانیکا قدح لیکر آیا تھا اور کہتا تھا کہہ لا الہ
مین مونہہ پھیر لیتا تھا آخر مینے تیسری بار جھنجھلا کر کہا کہ مین نہین کہتا تب وہ پیالہ پھینک کر بھاگ کھڑا ہوا سو اب مین کہتا ہون
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اور جب آدمی مرتا ہی سب چیزین اوسکی بٹ جاتی ہین مال کو وارث
لیجاتے ہین اور روح کو ملک الموت علیہ السلام اور بدن کو کیڑے کہاتے ہین اور ہڈیون کو خاک اور نیکیان مدعیونکو ملتی ہین اگر
اوسپر حق و دعوی رکھتے ہین لیکن یہ سب آسان ہی ای کاش شیطان ایمان کو نہ لیجانے پاوے اَللّٰهُمَّ اَحْیِنَا عَلَی الْاِسْلَامِ وَ تَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ

نوان باب آوازون کے ذکر مین جو مرنیکے بعد آتی ہین

حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جب مومن مرتا ہی آسمانسے تین آوازین آتی ہین ای فرزند آدم تونے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھکو چھوڑا تونے دنیا کو راضی کہا یا دنیا نے تجھکو راضی کہا تونے دنیا کو سمیٹا یا دنیا نے تجھے سمیٹا اور جب غسل دیتے ہین تین آوازین آتی ہین ای فرزند آدم کہان گیا تیرا زور کسنے تجھے ناتوان کیا اور کہان گئین تیری باتین کسنے تجھے گونگا بنایا اور کہان گئے تیرے دوست کسنے تجھے اکیلا کیا اور جب کفن پہناتے ہین تین آوازین آتی ہین تو سفر کو بے توشہ جاتا ہی اور اپنے گھر سے نکلتا ہی سو کبھی نہ پہریگا اور تو ہولناک گھر کیطرف جاتا ہی اور جب جنازے پر لاتے ہین یہ آوازین آتی ہین ای فرزند آدم تجھے خوشی ہی اگر توبہ کرکے موا ہو اور تجھے خوشی ہی اگر خدا کی رضامندی تجھ پر ہو اور افسوس وغم ہی تجھ پر اگر خدا تجھ سے ناخوش ہی اور جب نماز پڑہنے کیواسطے جنازہ رکھتے ہین یہ آوازین آتی ہین ای فرزند آدم جو کچھ تونے کیا بھلا یا برا سو سب تیرے واسطے ہی اگر تیرے کام نیک ہین تو نیکی پاویگا اور اگر تیرے کام برے ہین تو برائی دیکھیگا اور جب گاڑا جاتا ہی زمین سے یہ آوازین آتی ہین ای فرزند آدم تو میری پیٹھ پر ہنستا تہا اب روتا ہی تو میری پیٹھ پر خوشیان کرتا تہا اور اٹکھیلیان مچاتا تہا اب محزون وغمزدہ ہوتا ہی تو میری پیٹھ پر باتین چکہاتا تہا اب چپکا ہوا اور جب گاڑکر لوگ پہرتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہی ای بندے تو اکیلا ہو گیا بیکس ہو گیا یہ سب تجھے اندہیرے مین چھوڑ گئے جنکے لیے تو میری نافرمانی کرتا تہا سو آج مین ایسی رحمت تجھ پر کرونگا جس سے خلق کو تعجب آوے اور ایسی شفقت کرونگا کہ ماں باپ بیٹے پر نکرین

دسوان باب مین قبر کی آواز مین

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ زمین ہر دن یہ باتین کہتی ہی ای فرزند آدم تو میری پیٹھ پر چلتا پہرتا ہی میرے اندر ہلنے ڈولنے نہ پاویگا میری پیٹھ پر حرام کہاتا ہی میرے اندر تجھے کیڑے مکوڑے کہائینگے میری پیٹھ پر گناہ کرتا ہی میرے اندر عذاب پاویگا میری پیٹھ پر ہنستا ہی میرے اندر رو ویگا میری پیٹھ پر خوشی کرتا ہی میرے اندر غمگین ہوگا میری پیٹھ پر حرام کہا کہا موٹا بنتا ہی میرے اندر گل جاویگا میری پیٹھ پر اکڑتا پہرتا ہی میرے اندر ذلیل ہوگا میری پیٹھ پر خوش خوش چلتا ہی میرے اندر غمناک پڑا رہیگا میری پیٹھ پر نور مین چلتا ہی میرے اندر اندہیرے مین پڑیگا میری پیٹھ پر جماعت کے ساتھ چلتا ہی میرے اندر اکیلا پڑیگا اور خبر مین ہی کہ قبر ہر روز تین بار کہتی ہی کہ مین وحشت کا گھر ہون مین اندہیری ہون مجھ مین کیڑے ہین میرے واسطے کیا طیار کیا ہی مین تنہائی کا گھر ہون سو قرآن کی تلاوت کو اپنا مونس بناؤ مین نہایت تاریک ہون نماز شب پڑہ کر مجھے روشن کرو مجہ مین خاک دہول کے سوا کچھ بچھونا نہین سو نیک عملونکا بچھونا تیار کرو مجہ مین سانپ بھرے ہین سو بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور انسونکو زہر مہرہ بناؤ مین وہ گھر ہون جسمین منکر و نکیر تجھ سے سوال کرینگے سو میری پیٹھ پر

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہت پڑہا کر مترجم کہتا ہی اسی معنی مین آگے مینے چند اشعار کہے تہے دو اونمین سے یہین نظم

قد تعود الارض اذ فی ظلمۃ ٭ تو رو بی من قلوب کالشموع ٭ خفیت حتی الافاعی اللا ذعۃ ٭ فاجعلوا التریاق اہراق الدموع

گیارہوان باب میت کی سختی کے بیان مین

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منقول ہی کہ فرمایا مین گھر مین بیٹھی تہی ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے مینے ارادہ کیا کہ آپ کی تعظیم کو اوٹہون جسطرح میری عادت تہی آپنے فرمایا بیٹھی رہو مین بیٹھی رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے زانو پر سر رکھکر سو گئے مین بوڑھے بال آپ کی ریش مبارک مین ڈہونڈہنی لگی انیس بال سفید نظر آئے مینے فکر کی کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے انتقال فرماوینگے اور امت بے نبی ہو جاویگی اس خیال سے میرے آنسو بہنے لگے یہانتک کہ چند قطرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روے مبارک پر گرے آپ چونک اوٹہے مینے کہا قربان جاؤن یارسول اللہ کون حال مردے پر بہت سخت ہی آپنے فرمایا سختی مردے پر اوسوقت ہوتی ہی جب اوسکو گھر سے نکال لیتے ہین اور اوسکے اقربا اوسپر روتے ہین اور زیادہ تر رنج اوسکو اوسوقت ہوتا ہی جب اوسکو قبر مین رکھکر مٹی ڈال لیتے ہین اور دوست آشنا تنہا چھوڑکر چلے آتے ہین اور فرمایا کہ اس سے زیادہ رنج اوسوقت ہوتا ہی جب مردہ شو انگشتری اور کپڑے اوتارتا ہی سو اوسوقت روح چلاتی ہی اس آواز سے کہ سوا جن اور آدمی کے سب خلق سنتی ہی اور کہتی ہی اے غسل دینے والے تجھے قسم ہی اللہ کی میرے کپڑے ہولے ہولے اوتار کیونکہ مین ابھی موت کے چنگل سے چھٹی ہون اور جب پانی اوسپر ڈالتے ہین کہتی ہی اے غسل دینے والے بہت گرم پانی نڈال بہت ٹھنڈا ڈال کیونکہ میرا بدن جانکے نکلنے سے گہائل ہو گیا ہی اور جب نہلانے لگتے ہین کہتی ہی اے غسل دینے والے میرا بدن زور سے نمل کیونکہ وہ زخمی ہو رہا ہی اور جب نہلا چکتے ہین اور کفن پہنا کر پاؤنکی طرف سے اوسمین گرہ دیتے ہین تب کہتی ہی تجھے قسم ہی خدا کی اے غسل دینے والے میرے سر کا کفن نباندہ تو میرے دوست آشنا بھائی بند سب میرا منہہ دیکہ لین کیونکہ یہ آخری دیدار ہی آج مین جدا ہوتا ہون پہر قیامت تک اونکے پاس آنے پاؤنگا اور جب مردیکو گہر سے نکالتے ہین روح کہتی ہی کہ اے میرے لوگو تمکو خدا کی قسم ہی جلدی نکرو مجھے اپنے گھر بار جورو اولاد کو رخصت ہو لینے دو اے میرے لوگو مینے اپنی عورتکو بیوہ چھوڑا ہی تم اوسے ایذا ندینا مینے اپنی اولاد کو یتیم چھوڑا ہی تم اونکو دق نکرنا مین اب گھر سے نکلتا ہون اور کبھی نہین آئیگا اور جب جنازہ اوٹہاتے ہین کہتی ہی اے میرے لوگو تمکو قسم ہی خدا کی شتابی نکرو مجھے اپنے لڑکے بالون کی اور خویش قریبون کی آواز سن لینے دو کیونکہ آج مین جدا ہوتا ہون اور تا قیامت جدا رہونگا اور جب جنازہ لے چلتے ہین کہتی ہی اے میرے دوستو اے میرے بھائیو اے میرے لڑکو بالو دنیا کے فریب مین نہ آؤ جیسا مین آگیا دنیا تمہین عیش عشرت مین الجھا نرکہے جیسا مجھکو الجھا رکھا دیکھو جو مال متاع مینے جمع کیا سب اورون

نیک لگا اور اونہون نے رتی بہر بہی سیر گناہ نہ اوٹہایا اور جب جنازیکی نماز پڑہکر بعضے دوست آشنا اوسکے پہرنے لگتے ہین کہتی ہی ای میرے بہائیو مردہ آخر بہول ہی جاتا ہی لیکن ابہی سے نہ بہولو اور دفن سے پیشتر ہی نہ چلے جاؤ ای دوستو مین تمکو برا معلوم ہوتا ہون لیکن اس ساعت تو مجہ پر مہر رکہو مینے بہت سامال جمع کیا اور تم سبہون کیواسطے چہوڑا سو مجہکو خیرات کے ثواب سے محروم نرکہو اور مینے تمکو علم و قرآن سکہایا مجہے دعا سے بے نصیب نہ چہوڑو ابن قلابہ رح سے روایت کرتے ہین کہ اونہون نے فرمایا مینے خواب مین ایک مقبرہ دیکہا کہ اوسکی سب قبرین شق ہوگئی ہین اور مردے نکل آئے ہین اور بیٹہے ہین اور ہر ایک کے سامنے ایک ایک نور کا طبق دہرا ہی مگر ایک شخص کہ میرے پڑوسیون مین سے تہا سو وہ اندہیرے مین بیٹہا تہا اوسکے سامنے نور نہ تہا سو مینے اوس سے پوچہا کہ تیرے پاس کس سبب سے نور نہین کہا ان سب لوگون کے لڑکے بالے دوست آشنا انکے لیے دعا کیا کرتے ہین اور صدقے دیا کرتے ہین اس سبب سے انکو نور ملتا ہی اور میرا بیٹا فاسق ہی نہ میرے لیے دعا کرتا ہی نہ صدقہ دیتا ہی اس سبب سے مین اندہیرے مین رہتا ہون اور ہمجنسون سے خجل ہون ابن قلابہ فرماتے ہین کہ یہ دیکہکر مین جاگا تب مینے اوس شخص کے بیٹے کو بلایا اور جو کچہہ دیکہا تہا کہہ سنایا اوسنے کہا مین تمہارے سامنے فسق و فجور سے توبہ کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ ہمیشہ اپنے باپ کے واسطے دعا کرونگا اور صدقے دونگا ابن قلابہ رح کہتے ہین کہ پہر ایک مدت بعد مینے اوسی مقبرے کو اوسیطرح خواب مین دیکہا اور اوس شخص کے آگے ایسا نور دیکہا کہ آفتاب سے زیادہ روشن تہا اور اوسنے مجہے دیکہکر کہا جزاک اللہ خیرا ای ابن قلابہ تیرے سبب سے مین ظلمت و ندامت و عقوبت سے چہٹا اور خبر مین ہی کہ شہر اسکندریہ مین ملک الموت ایک شخص پر ظاہر ہوا اوسنے کہا تو کون ہی کہا مین ملک الموت ہون وہ شخص کانپنے لگا ملک الموت نے کہا کیون کانپتا ہی کیا دوزخ سے ڈرتا ہی کہا ہان ملک الموت نے کہا کہ تو مین ایسا کچہہ لکہدون جس سے تجہے نجات ملے کہا اچہا لکہدیجیے ملک الموت نے ایک صحیفہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا اور کہا یہ بچاؤ ہی دوزخ سے مترجم کہتا ہی کہ موت سے انسان کو کچہہ نقصان نہین پونہچتا کیونکہ روحکو فنا نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی انما خلقتم للابد یعنی تم ہمیشہ کے لیے پیدا کیے گئے ہو جسطرح بعضے عضوون کے کٹ جانے سے روحکو نقصان نہین ہوتا اسی طرح سے خیال کیا چاہیے کہ سب اعضا کے بیکار ہونے سے بہی نقصان نہین ہوتا پہر موت سے ڈرنا لاحاصل ہی ہان بدکامون سے پرہیز کرنا ضرور ہی کیونکہ مرنیکے بعد نہین کے سبب رنج ہوتا ہی اور سزا پونہچتی ہی و لیکن جو شخص عابد و متقی و ایماندار ہی اوسکو موت سے بہت فائدہ ہی کیونکہ اعمال شاقہ کے رنج و کشاکش سے رہائی پاتا ہی اور محنت کی اجرت اوسے ملتی ہی اور کہا ہی کہ مرنا پل ہی کہ دوست کو دوست تک پونہچاتا ہی صبح سنابل مین ہی کہ ایک ولی جان کنی کیوقت ہنستا تہا اور خوش تہا کسی نے کہا ای عجب مرنا اور ہنسنا کہا

نظم

ماہ رو پردہ جب اوٹہاتے ہین
آن جہان سر شرار پیدا شدے

عاشق اسطرح جیسے جاتے ہین
گر کسی یک لحظہ انجا بدمے

اور مولوی روم قدس سرہ نے فرمایا ہی

مثنوی

چون قیامت نیز عرض اکبرست
عرض او خواہد کہ بازیب و فرست

هر کہ چون هندوی سودائی ست | روز و شب مشغول بت سودائی ست
هرچہ پنهان باشدت پیدا شود | هر کسی خائن بود رسوا شود
ترک و هندو شهره گردد زان گروه | یوم تبیض وتسود وجوه

سچ ہی جو خیانت کرے محاسبہ سے ڈرے اور جسکا معاملہ ٹھیک ٹھاک ہی اوسے حساب سے کیا باک ہی دنیا مین کفار چاہتے ہین کہ ہزارون برس جیین یود احدھم لو یعمر الف سنة ولیکن وہان کہینگے کہ کاش ہم جلد مرتے تو بہتیرے گناہونسے بچتے

مثنوی

گر بدی بین پیش نقل مقصدست | حسرتش نیست کہ کم بودہ برگ
گر بود بد تا بدی کمتر بدی | ور تقی تا خانہ زودتر آمدی
هر کہ میرد خود تمنا باشدش | هیچ مردہ نیست بر حسرت ز مرگ

اور ایک مرتبہ یہ ہی کہ آپکو اور سارے عالم کو فانی سمجھے اور حقتعالی کو باقی اور بہان اس خیال مین ڈوب جاوے کہ سوائے حقکے اوسے کچھہ نظر ہی نہ آوے مولوی فرماتے ہین

مثنوی

ابر مارا شد عدو و خصم جان | گر کند مہ را ز چشمم من نہان
بود من ابرست پردہ بست و کثیف | ز انعکاس لطف حق گردد ضعیف
برکنم بود خودی را من تباہ | تا ببینم حسن مہ را ہم ز ماہ
از نمودم مرگ من در زندگیست | چون رہم زین زندگی پایندگیست
از جمادی مردم و نامی شدم | وز نما مردم بحیوانی زدم
مردم از حیوانی و آدم شدم | پس چہ ترسم کی ز مردن کم شدم
حملۂ دیگر بمیرم از بشر | پس برآرم از ملائک سر بدر
از ملک ہم بایدم جستن بجو | کل شیء ہالک الا وجہہ
بار دیگر از ملک قربان شوم | آنچہ اندر وہم نیاید آن شوم
پس عدم گردم عدم چون ارغنون | گویدم کانا الیہ راجعون

بارھوان باب ماتم اور نوحہکے بیان مین

خبر مین ہی کہ جو مصیبت مین کپڑے پھاڑتا ہی یا چھاتی پیٹتا ہی گویا نیزہ لیکر اپنے خدا سے لڑتا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ فرمایا جو مصیبت مین دروازہ سیاہ کرے یا کالے کپڑے پہنے یا کپڑے پھاڑ ڈالے یا گھر اوجاڑ ڈالے یا درخت توڑ ڈالے تو جتنے اوسکے تن پر بال ہین اوتنے ہی گھر دوزخ مین اوسکے واسطے بنائے جاینگے اور گویا وہ سب پیغمبرونکے خون مین شریک ہوا اور اوسکا روزہ اور نماز قبول نہوگا جبتک وہ ماتم کا نشان باقی رہیگا اور اوسکی گور تنگ کی جایگی اور اوس سے حساب کڑا لیا جایگا اور جتنے فرشتے آسمان و زمین مین ہین سب اوسپر لعنت بھیجینگے اور ہزار گناہ اوسکے نام لکھے جاینگے اور قیامت مین قبر سے ننگا اوٹھے گا اور جو مصیبت مین کپڑے پھاڑیگا اللہ تعالی اوسکا دین پرچے پرچے کریگا اور جو مونہہ پر طمانچے ماریگا یا مونہہ نوچ ڈالے گا حقتعالی اوسے اپنے وجہ کریم کے دیدار سے محروم کرے گا اور حدیث مین ہی کہ لوگ جب مصیبت مین روتے پیٹتے چلاتے ہین ملک الموت دروازے پر آکر کہتا ہی کہ یہ چلانا کیسا ہی اسقدر غضب و غصہ تم کس پر کرتے ہو اگر مجھ پر خفا ہو تو بیجا ہی کہ مین تابعدار ہون مالک کے حکم سے آتا ہون مینے تمہاری عمر سے ایک ساعت بھی کم نہین کی اور تمہارے رزق سے ایکدانہ بھی نہین گھٹایا اور مین کسی پر ظلم نہین کرتا اور اگر اللہ تعالی کے قضا و حکم سے ناراض ہو تو کافر ہوے اور قسم ہی خدای عزوجل کی مین تمہارے پاس پھر آؤنگا اور پھر آؤنگا اور

آوین گا تا قیامت فقیہ ابو اللیث رح نے کہا ہے کہ نوحہ کرنا یعنی بین کی باتین بنانا اور چلا چلا کر رونا پیٹنا حرام ہے اور صرف آنسوون سے رونا منع نہین ہے لیکن صبر افضل ہے قولہ تعالی اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی یہی بات ہے کہ صبر کرنیوالے اپنا اجر بیشمار بھرپور پاوینگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نوحہ کرنیوالے اور جو وہ سنے آمین پر اور جو نوحہ سے سب پر خدا کی اور فرشتون کی اور آدمیون کی لعنت ہے اور جب علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے انتقال فرمایا اونکی بی بی سال بھر تک اونکی قبر پر بیٹھی رہین اور سال کے بعد جب خیمہ اوکھاڑا آواز آئی کہ جسکے لیے تم بیٹھی تھین وہ ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جب آپ کے بیٹے ابراہیم نے انتقال فرمایا آپکی آنکھین بھر آئین عبد الرحمن بن عوف رض نے کہا یا رسول اللہ کیا آپنے رونا منع نہین کیا فرمایا مینے دو بری آوازون سے منع کیا ہے نوحے کی آواز اور راگ کی اور مونہہ نوچنا اور گریبان چاک کرنا لیکن یہی آنسو رحمت ہین کہ اللہ تعالی رحیمون کے دل مین ڈال دیتا ہے پھر فرمایا کہ دل غمناک ہوتا ہے اور آنکھین بھری آتی ہین تیری جدائی مین ای ابراہیم مترجم رح کہتا ہے کہ مسلمانون کو مصیبت مین چاہیے کہ صبر اختیار کرین اور گلے شکوے کی بات زبان سے نہ نکالین کیونکہ یہ بہت ہی سخت گناہ ہے بلکہ بے صبری کا انجام کفر ہے اور ان رسمون پر ہندوستان کی عورتین بہت ہی دلیر ہین اونکے مردونکو چاہیے کہ ان حرکتون سے اونھین باز رکھین بخاری و مسلم نے عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ نہین ہے ہم سے یعنی اسلام سے خارج ہے وہ جسنے پیٹا مونہہ اور پھاڑا گریبان اور پکارا یعنی نوحہ کیا کفر کی رسم پر اور عمران بن حصین اور ابی برزہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ کہا ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے پر وارد ہوے کہ لوگون نے بسبب ماتم کے چادرین اوتار کر پھینک دی تھین فقط پیراہن پہنے چلے جاتے تھے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا جاہلون کی سی باتین کرتے ہو تحقیق مینے ارادہ کیا کہ تمہین بد دعا دون کہ تمھاری صورتین بدل جائین یعنی ریچھ بندر بنجاؤ جب اون لوگون نے یہ سنا اپنی چادرین اوٹھالین اور پھر یہ حرکت نکی سو یہ حرکتین کسیکی مصیبت مین نہین درست اگرچہ نبی و ولی کی مصیبت ہو ہان بے اختیاری سے رونے پر گرفت نہین اگرچہ روتے روتے یعقوب علیہ السلام کیطرح آنکھین سفید ہو جاوین کیونکہ جس بات مین کسی طرح آدمی کا بس نہین چلتا اللہ تعالی مواخذہ نہین کرتا لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

تیرہوان باب صبر کے بیان مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ حق تعالی نے سب سے پہلے جو کچھ لوح محفوظ پر لکھا یہ تھا کہ مین ہی اللہ ہون میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہین اور محمد میرا بندہ اور رسول ہے اور میری سب خلق سے بہتر ہے جو میرے حکم پر گردن جھکا دے اور میری بھیجی ہوئی بلا پر صبر کرے اور میری نعمتون پر شکر کرے مین اوسے صدیق لکھونگا اور

لہ یعنی صورت اور کتابون مین بھی ہے لیکن بجای راگ کے مزمار کا لفظ اونمین واقع ہے ۱۲ منہ

سہ اللہ تعلیف نہین دیتا کسی شخص کو مگر جو اوسکی طاقت مین ہو ۱۲

ے قولہ تعالی وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ یعنی سفید ہو گئین آنکھین اوسکی غم سے سو وہ آپ کو گھونٹ رہا تھا یعنی صبر و طاقت دل ہی پر لیتا تھا اور زبان سے شکوہ کی بات نہ نکالتا تھا ۱۲

عبدشقیون سنے ساتہہ اوٹہے قیامت مین اوٹہاؤنگا اور جو میرے حکم پر گردن نہ جہکاوے اور میری بلا پر صبر نکرے اور میری نعمتون پر شکر نکرے وہ میرے آسمان کے ستلے سے نکل جاوے اور میرے سوا دوسرا خدا ڈہونڈہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ صبر تین ہین ایک طاعت و عبادت پر صبر کرنا یعنی عبادت پر مداومت کرنا اور ریاضت سے اوکتا نجانا دوسرا گناہ پر صبر کرنا یعنی اپنے عضوون کو گناہون سے باز رکھنا اور دلکو بری خواہشون سے روکنا تیسرا مصیبت پر صبر کرنا سو جو کوئی طاعت پر صبر کریگا حقتعالی اوسکو قیامت کے دن تین سو درجے بہشت مین عطا کریگا کہ ہر ایک درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہی اور جو گناہ پر صبر کرے گا حقتعالی اوسکو نو سو درجے عطا کرے گا کہ ہر ایک درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا عرش و تحت الثری کے درمیان ہی اور جو مصیبت پر صبر کرے گا حقتعالی اوسکو اسی طرح کے ایک ہزار نو سو درجے عطا کرے گا

چودہوان باب روح نکلنے کے بیان مین

خبر مین ہی کہ جب نزع کے وقت بندیکی زبان بند ہوجاتی ہی چار فرشتے اوسکے پاس آتے ہین پہلا کہتا ہی السلام علیک مین تیرے رزق پر موکل ہون سو مینے پورب پچہم سب ڈہونڈہ مارا کہین تیرے رزق کا ایکدانہ نپایا اب تیری موت کا وقت آپونچا اور دوسرا کہتا ہی اسلام علیک مین تیرے پانی پر موکل ہون سو پورب پچہم سب مینے چہان مارا کہین کوئی چیز تیرے پینے کی نپائی اب تیری موت کی ساعت آپونچی اور تیسرا کہتا ہی اسلام علیک مین تیری سانسون پر موکل ہون سو مین نے پورب پچہم سب ڈہونڈہا کوئی ایسی جگہ نہ ملی جہان تو دم لے اور چوتہا کہتا ہی السلام علیک مین تیرے قیون اور کامون پر موکل ہون سو پورب پچہم سب مین نے ڈہونڈہا کوئی ایسی جگہ نہ ملی جہان تو کوئی کام کرے پہر کراماً کاتبین آتے ہین اور کہتے ہین السلام علیک ہم تیرا احوال لکہنے پر موکل ہین اور ایک سیاہ کاغذ نکالتے ہین اور کہتے ہین اسے دیکہہ اوسوقت بیمار کو عرق آجاتا ہی اور اوسکے پڑہنے کے خوف سے داہنے بائین دیکہنے لگتا ہی پہر موت کا فرشتہ آتا ہی داہنے پر رحمت کے فرشتے اور بائین پر عذاب کے فرشتے ساتہہ لیے ہوے سو بعضون کی جان سختی سے کہنچی جاتی ہی اور بعضون کی نشاط و آسانی سے اور جب حلقوم پر پونچتی ہی ملک الموت اوسے لے لیتا ہی اگر نیکبخت ہی تو رحمت کے فرشتون کو حوالہ کردیتا ہی اور اگر بدبخت ہی تو عذاب کے فرشتون کو پہر فرشتے روح کو لیکر اوپر جاتے ہین اگر نیکبخت ہی تو حکم ہوتا ہی کہ اسکو اسکے بدن کیطرف پہیر لیجاؤ کہ اپنے بدن کا حال دیکہے فرشتے اوسے لے آتے ہین اور گہر کے درمیان رکہہ دیتے ہین سو وہ سب حال دیکہتی ہی کہ فلانا روتا ہی اور فلانا نہین روتا ولیکن بول نہین سکتی پہر قبر تک جنازے کے پیچہے جاتی ہی پہر جب لاش کو دفنا چکتے ہین اور سوال کا وقت آتا ہی تو بعضون نے کہا ہی کہ روحکو جواب دینے کے واسطے بدن مین داخل کرتے ہین جسطرح زندگی مین تہی اور بٹہلا کر سوال کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی سوال صرف

روح سے ہی بدن سے نہین اور بعضون سنے کہا ہی کہ فقط سینہ تک روح داخل ہوتی ہی اور بعضون نے کہا ہی روحکو
کفن اور بدن کے درمیان رکھتے ہین غرض کہ سوال ضرور ہوتا ہی جسطرحسے ہووے سو سوال کا اور عذاب قبر کا
ایمان لانا ضرور چاہیے اور اسکی کیفیت دریافت کرنے مین مشغول نہووے حقتعالی سب چیزون پر قادر ہی فقیہ
ابو اللیث رح نے کہا ہی کہ جو کوئی عذاب قبر سے نجات چاہے اوسے چاہیے کہ چار چیزین ہمیشہ کرتا رہے اور چار
چیزون سے باز رہے کرنیکی چار چیزین یہ ہین نماز کی محافظت کرنا کہ ترک نہونے پاوے اور صدقہ دینا اور قرآن
پڑہنا اور سبحان اللہ بہت کہنا کہ ان چیزون سے قبر روشن ہوتی ہی اور کشادہ کردی جاتی ہی اور باز رہنے
کی چار چیزین یہ ہین جہوٹھ بولنا چہوڑ دے اور خیانت و دغابازی چہوڑ دے اور لترابن چہوڑ دے اور پیشاب سے
پاک صاف رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی پیشاب سے پاک صاف رہو کہ اکثر عذاب قبر کا اسی سے ہی بعد ازان
منکر نکیر دیکہہ کر اپنے چنگلون سے زمین چیرتے ہوے آتے ہین اور اسکو بٹہلاتے ہین اور کہتے ہین کون تیرا
رب ہی اور کون پیغمبر اور کیا دین سو اگر نیکبخت ہوا تو کہتا ہی رب میرا اللہ تعالی ہی اور نبی میرا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم اور دین میرا اسلام تب کہتے ہین سو جسطرح دولہا سوتا ہی اور ایک کہڑکی سی کہول دیتے ہین جس سے وہ اپنا
مقام بہشت مین دیکہہ لیتا ہی پہر دونون فرشتے روح سمیت اوپر جاتے ہین اور روحکو قندیلون مین رکہتے ہین جو عرش کے
نیچے لٹکتی ہین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقتعالی فرماتا
ہی مین جس بندے پر رحمت و مغفرت کیا چاہتا ہون اوسکو بدن کی بیماری مین مبتلا کرتا ہون یا مفلسی مین یا غم مین
پہر اگر اس پر بہی کچہہ گناہ اوسکے باقی رہگئے تو نزع کیوقت اوسپر سختی کرتا ہون یہان تک کہ وہ پاک صاف مجہہ سے
ملاقات کرتا ہی اور جسے مین چاہتا ہون کہ نہ بخشون اوسے بہت ہی شادمانی و کامرانی عنایت کرتا ہون اور
بہت سی روزی دیتا ہون یہان تک کہ جتنی اوسنے نیکیان کی ہون اون سبکے عوض اوسکو نعمت پہونچ جاے
پہر اگر اسپر بہی کوئی نیکی باقی رہگئی تو موت اوسکی آسان کر دیتا ہون پس آتا ہی وہ میرے پاس تہیدست نیکیون سے
اور اسکو دستے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہی کہ فرمایا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تہے جس مومن کے ایک کانٹا گڑتا ہی اوسکے عوض اللہ تعالی اوسکو ایک نیکی دیتا ہی اور ایک گناہ
اوسکا مٹا دیتا ہی اور کہا ہی کہ جس بدن کو بیماری نہ پہونچے اوسمین خیر نہین اور حدیث مین ہی کہ مومن جب مرنے
لگتا ہی آسمان سے فرشتے اُترتے ہین سفید رو جنکے چہرے آفتاب سے ہوتے ہین اور بہشت سے کفن اور
خوشبو لیے آتے ہین پہر ملک الموت اوسکے سرہانے آکر کہتا ہی نکل ای نفس مطمئنہ اور خدا کی رحمت و مغفرت کیطرف
چل سو روح نکل آتی ہی اور وہ اوسے آسمان کیطرف لیجاتے ہین اور ساتون آسمانون کے دروازے کہل جاتے
ہین اور سب اوسکو اچہے لقب اور اچہے نام سے پکارتے ہین پہر اوسکا نام علیین مین لکہا جاتا ہی اور حکم ہوتا ہی کہ

که اسے زمین کیطرف لیجاؤ که منها خلقناکم وفیها نعیدکم ومنها نخرجکم تارة اخری پھر اوسکی روح کو بدن مین داخل کرتے ہین اور
منکر و نکیر آکر اوس سے سوال کرتے ہین اور جواب باصواب پاتے ہین تب آواز آتی ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا اوسکے
واسطے بہشتی فرش بچھاؤ اور اوسے بہشتی لباس پہناؤ اور بہشت کا دروازہ کھول دو تا ہوا و خوشبو اسے پہنچے
اور جہانتک اسکی نظر پہونچے قبر کو کشادہ کردو جب فرشتے یہ سب کام کر چکتے ہین ایک شخص خوشبو مین معطر بہت ہی اچھے
ستھرے کپڑے پہنے بشارت دیتا ہوا اوسکے پاس آتا ہے وہ کہتا ہے تو کون ہے خدا تجھپر رحمت کرے مینے تجھسا حسین
کوئی شخص دنیا مین نہین دیکھا وہ کہتا ہے مین تیرا نیک عمل ہون اور جب کافر مرنے لگتا ہے آسمان سے فرشتے عذاب کے کپڑے
لیے ہوسے اترتے ہین اور اوسکو پہناتے ہین اور ملک الموت اوسکے سرہانے آکر سختی سے اوسکی روح نکالتا ہے
پھر جب وہ نکل چکتی ہے تب سواے جن و آدمی کے جتنی خلقت آسمان و زمین مین ہے سب اوسے لعنت کرتی ہے پھر اوسے لیکر
آسمان پر چڑہتے ہین وہان سے آواز آتی ہے کہ اسے اسکی خوابگاہ کیطرف لیجاؤ تب اوسے زمین پر لے آتے ہین بعد ان
منکر و نکیر بھیانک صورتین بادل کیطرح کڑکتے ہوے بجلی کی سی آنکھین گھماتے ہوے زمین کو پھاڑتے ہوے اوسکے
پاس ظاہر ہوتے ہین اور اوسے بٹھلا کر پوچھتے ہین کہ رب تیرا کون ہے وہ کہتا ہے مین نہین جانتا تب فرشتے اوسکو ایسے بھاری
ہتھوڑے سے مارتے ہین جسے تمام خلق اکر جمع ہو تو اوٹھا نہ سکے سو ہڈیان پسلیان اوسکی ادہر کی ادہر ہو جاتی ہین پھر ایک
شخص گندہ بدصورت اوسکے پاس آتا ہے اور کہتا ہے جزاک اللہ تعالی الشر تو خدای تعالی کی طاعت مین سست تھا اور گناہ
کرنے مین چالاک و چست وہ کہتا ہے تو کون ہے کہ مینے دنیا مین تجھسا بدشکل کوئی شخص نہین دیکھا وہ کہتا ہے مین تیرا بدعمل ہون
پھر دوزخ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین دیکھ لیتا ہے اور تا قیامت اسی حال مین رہتا ہے اور حدیث
مین آیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرے اللہ تعالی اوسے قبر کے فتنہ سے امین رکھے اور ابو امامہ
باہلی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب مردہ قبر مین دھرا جاتا ہے فرشتہ آکر اوسکے سرہانے بیٹھتا ہے اور ایسا گرز مارتا ہے
کہ اوسکے تمام عضو چورم چور ہو جاتے ہین اور قبر مین آگ بھڑکاتی جاتی ہے پھر کہتا ہے اوٹھ خدای تعالی کے حکم سے تب وہ
اوٹھ بیٹھتا ہے اور اس شور سے چلاتا ہے کہ سواے جن و انس کے تمام خلق سنتے ہین پھر کہتا ہے کہ تو مجھے کیون ستاتا ہے
اور کسواسطے عذاب دیتا ہے مین تو نماز پڑھتا تھا اور زکوۃ دیتا تھا اور رمضان کے روزے رکھتا تھا فرشتہ کہتا ہے مین
اسواسطے عذاب دیتا ہون کہ ایکدن تو ایک مظلوم کے پاس گیا تھا اور وہ تجھسے فریاد کرتا تھا اور تو نے باوجود
قدرت کے اوسکی فریاد نہ سنی اور فلانے دن تو نے نماز پڑھی تھی لیکن پیشاب سے پاک نہ تھا اور حدیث مین آیا ہے کہ
جو کوئی مظلوم کو دیکھے اور اوسکی فریاد نہ سنے قبر مین اوسکو سو کوڑے آتش کے مارین گے اور عبد اللہ بن عمر سے
منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار گروہ کو حق تعالی نور کے منبرون پر بٹھائیگا اور رحمت مین
داخل کریگا لوگون نے پوچھا کہ وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا جو بھوکون کو کھلاوین اور جہاد کرنیوالون کی توقیر کرین اور

یعنی اسی زمین سے ہم نے تمکو بنایا اور اسی مین تمکو دوبارہ لیجاوینگے اور اسی سے نکالینگے تمکو دوسری بار ۱۲

ناتوانون کی مدد کرین اور مظلومون کی فریاد سنین آور انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب مردہ قبر مین دہرا جاتا ہے اور مٹی اوسپر ڈالی جاتی ہے اور اوسکے لوگ کہتے ہین ای میرے سردار ای میرے
شریف تب فرشتہ کہتا ہے اسے تو سنتا ہے یہ کیا کہتے ہین تو شریف تھا وہ کہتا ہے مین تو بندہ ہون لیکن یہی مجھے شریف
کہتے ہین مین کیا کرون ای میرے لوگو مین شریف نہتا پہر جب اوسپر عذاب ہونے لگتا ہے تو چلاتا ہے اور کہتا ہے
واکسر عظماہ واموضع نداماتاہ واضعف سوالاہ یعنی ہائے فریاد کیسی ہڈیان ٹوٹتی ہین ہائے فریاد یہ کیسی ندامت
کی جگہہ ہے ہائے فریاد کیا کڑا سوال ہے اور خبر مین ہے کہ جو شخص پہلی شب جمعہ کی رجب کے مہینے سے رات
بھر خدا کی یاد مین جاگے تو حق تعالی فرماتا ہے مین تمہین گواہ بناتا ہون ای فرشتو یاد رکہو مینے اسے بخشدیا

پندرہوان باب اوس فرشتے کے ذکر مین جو منکر و نکیر سے پیشتر قبر مین آتا ہے

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابن سلام منکر و نکیر سے
پیشتر مردہ کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے کہ اوسکا مونہہ سورج سا چمکتا ہے نام اوسکا رومان ہے وہ مردیکو بٹھلاتا ہے
اور کہتا ہے لکہہ جو کچہہ تو نے بھلا برا کیا ہے وہ کہتا ہے مین کسطرح لکہون میرے پاس قلم سیاہی کاغذ کہان ہے فرشتہ کہتا ہے
اپنے تہوک کی سیاہی بنا اور انگلی کا قلم اور کفن کے ٹکڑیکا کاغذ تب وہ اپنی نیکیان سب لکہتا ہے اور جب
گناہون پر پہونچتا ہے شرماتا ہے فرشتہ کہتا ہے جب دنیا مین گناہ کیا تہا تب حقتعالی سے نہ شرماے تہے اب
شرماتے ہو بعد ازان گرز اوٹہا کر مارتا ہے تب بندہ ناچار ہوکر گناہون کو بہی لکہتا ہے پہر فرشتہ کہتا ہے کہ اسکو لپیٹ کر
اپنے ناخن سے مہر کر تب وہ لپیٹ کر ناخن سے مہر کرتا ہے پس فرشتہ اوسکو اوسکی گردن مین لٹکا جاتا ہے اور وہ
تا قیامت وہ لٹکا رہتا ہے قولہ تعالی وَكُلَّ اِنسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ بعد ازان منکر و نکیر آتے ہین اور
اسی طرح قیامت مین جب حکم ہوگا کہ اپنا نامۂ اعمال پڑہ تب بندہ سب نیکیان پڑہ جائیگا اور گناہون کے پڑہنے
مین رکیگا حقتعالی فرماویگا کیون نہین پڑہتا کہے گا یارب مجھے تجہسے شرم آتی ہے حق تعالی فرماویگا دنیا مین
نہ شرمایا اب شرماتا ہے تب بندہ پشیمان ہوگا اور پشیمانی کچہہ فائدہ نہ بخشے گی پہر حکم ہوگا خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ

سولہوان باب منکر و نکیر کے ذکر مین

حدیث مین آیا ہے کہ جب مردہ قبر مین دہرا جاتا ہے اوسکے پاس دو فرشتے سیہ رنگ آتے ہین جنکی آنکھین نیلی
ہین اور کڑک بادل کیسی ہے سو وہ زمین چیرتے اوسکے سر کی طرف سے آتے ہین نماز کہتی ہے کہ اس طرف سے
نہ آؤ کیونکہ یہ اسی مونہہ کے ڈر سے راتون کو سجدے کرتا تہا تب وہ اپنی طرف سے آتے ہین صدقہ کہتا ہے ادہر سے نہ آؤ

آئے یہی جگہ کے خوف سے صدقے دیا کرتا تھا تب بائین طرفسے آتے ہین روزہ کہتا ہی ادہرسے نہ آؤکہ یہ اسی مؤمن کی دہشت
کہاکر بہوک پیاس سے دلکو پژمردہ کیاکرتا تہا تب پاؤنکی طرفسے آتے ہین جمعہ کہتا ہی ادہرسے نہ آؤکہ یہ اسی جگہہ کے خطرسے
پاپیادہ نمازکو جاتا تہا تب وہ جگا دیتے ہین اور کہتے ہین تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کہتا ہی وہ کہتا ہی اشہد ان محمداً رسول اللہ
پس آرام سے اوسے سلاکر چلے جاتے ہین اور منکر ونکیر کے سوال مین یہ حکمت ہی کہ آدمؑ کی پیدائش کیوقت فرشتون نے
طعن سے کہا تہا کہ یارب کیا توزمین مین ایسا شخص پیدا کرتا ہی جو اوس مین فساد وخونریزی کرے اور حقتعالی نے فرمایا
تہا اِنِّیۡ اَعۡلَمُ مَالَا تَعۡلَمُوۡنَ یعنی جو مین جانتا ہون سوتم نہین جانتے پس حقتعالی منکر ونکیر کو بہیجتا ہی تا مسلمان کلمہ اور ایمان
کی باتین سنکر فرشتون کے سامنے گواہی دین اور گواہ دو سے کم نہین ہوتے اور جب منکر ونکیر فرشتونکے سامنے اوسکے
ایمان پر گواہی مے چکتے ہین حقتعالی فرماتا ہی ای میرے فرشتو جنے اوسکی جان سے لی اور اوسکا مال ومتاع غیرون کے
نصیب کیا اور اوسکی جورو غیر کی گود مین سوئی اور اوسکے لونڈی غلام غیر کے بس مین پڑے پہر اوس سے زمین کے
اندر جب سوال ہوا تب اوسنے میرا ہی دم بہرا اور میرا ہی کلمہ پڑہا تاکہ تم جانو کہ جو کچہ مجہے معلوم ہی تمہین نہین معلوم تہ ترجمہ رح
کہتا ہی کہ شیخ عبدالحق محدث رحمہ اللہ نے یہ بہی فرکیا ہی کہ سوالکے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال مبارک میت کو دکہلاتے ہین

ستروان باب کراماً کاتبین کے ذکر مین

حدیث مین ہی کہ ہر آدمی کے ساتہہ دو فرشتے ہین ایک داہنے پر سو وہ بے گواہی نیکیان لکہتا ہی اور دوسرا بائین پر سو گناہ
لکہتا ہی لیکن جب دوسرے کو گواہ بنا لیتا ہی اور داہنے بائین ہیے اوسوقت ہوتے ہین جب آدمی بیٹہا ہوتا ہی اور جب چلتا ہی
تو اوسکے آگے پیچہے ہو لیتے ہین اور جب سوتا ہی سرہانے پائینی ہوتے ہین اور ایک روایت یہ ہی کہ پانچ فرشتے ہین دو
رات کے دو دن کے اور ایک کسی وقت نہین ملتا قولہ تعالی لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَ مِنۡ خَلۡفِہٖ یَحۡفَظُوۡنَہٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ سو معقبات
سے رات دن کے فرشتے مراد ہین یعنی اللہ تعالی کی پہیری والے فرشتے ہین آدمی کے آگے اور پیچہے کہ اوسکو محفوظ
رکہتے ہین جن وانس شیاطین وغیرہ سے بحکم حقتعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ داہنے ہاتہہ کا
فرشتہ بائین کے فرشتے پر امیر وحاکم ہی سو جب آدمی گناہ کرتا ہی اور بائین کا فرشتہ لکہنے کا ارادہ کرتا ہی داہنے کا فرشتہ
اوس سے کہتا ہی کہ ٹہہر جا وہ سات ساعتین ٹہہر جاتا ہی پہر اس عرصہ مین اگر اوسنے توبہ استغفار کیا تو نہین لکہتا اور اگر
نکیا تو ایک گناہ لکہہ لیتا ہی پہر جب بندہ مرتا ہی اور قبر مین رکہا جاتا ہی دونون فرشتے کہتے ہین یارب تونے ہمکو اپنے بندے
پر عمل لکہنے کے واسطے تعین کیا تہا سو وہ مرگیا اب ہمین حکم دے تو آسمان پر چڑہ جائین حقتعالی فرماتا ہی کہ آسمان
فرشتون سے بہرا ہی سب میری تسبیح کرتے ہین سو تم میرے بندے کی قبر پر تسبیح وتہلیل وتکبیر کہو اور میرے بندے کے
واسطے لکہتے رہو جب تک وہ بعد سے قبر سے اوٹہاوین اور کراماً کاتبین اونکا اسواسطے نام ہی کہ جب وہ نیکی لکہتے ہین تو ہمارا

ط کہاتے تہا لفظ ہوکہ سے مناسب ۱۲

معقبات اوسکی پہیری والے ہین بندے کے آگے اور پیچہے اوسکو بچاتے ہین اللہ کے حکم سے ۱۲

لیجاتے ہین اور حقتعالی سے ظاہر کرتے ہین اور اوس نیکی پر گواہی دیتے ہین اور جب گناہ لکہتے ہین تو غمگین محزون ہوکر اوسے آسمان پر لیجاتے ہین حقتعالی فرماتا ہی ای کراماً کاتبین میرے بندے نے کیا کیا وہ چپ رہ جاتے ہین یہان تک کہ جب حقتعالی دوسری تیسری مرتبہ پوچھتا ہی کہتے ہین آلہی تو ستار و خطا پوش ہی تو نے اپنے بندون کو حکم کیا ہی کہ ایک دوسرے کا عیب چہپائے اور وہی ہر روز تیری کتاب پڑہتے ہین اور ہماری تعریف کرتے ہین اور ہمین کرام کہتے ہین کہ وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَاماً کَاتِبِیْنَ سو اونکا عیب چہپا ڈال کہ تو علام الغیوب ہی مترجم رحمہ اللہ کہتا ہی کہ بیشتر حدیثون مین آیا ہی کہ فرشتے مومن کے واسطے استغفار کرتے ہین اور وجہ اسکی میرے نزدیک یہ ہی کہ ایمان و اعتقاد لانے کو ایک اثر ہی معنوی سو جو کوئی جسکا معتقد ہوتا ہی اوس سے اوسکو فیض پونہچتا ہی لیکن اگر اعتقاد صحیح و درست ہو نہ باطل و خلاف واقع پس امت مرحومہ محمدیہ کو تمام انبیائے فیض باطنی حاصل ہوا کرتا ہی اور اسی سبب سے ذرا سے کام مین بہت سا ثواب پاتے ہین کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ اور اسی سبب سے یہ پچہلے اگلون سے آگے ہوگئے ہین کہ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ اور اسی طرح سب فرشتون کا ایمان رکہتے ہین سو اون سے بھی طرح طرح کے فیض پونہچا کرتے ہین و اللہ تعالی اعلم

اٹھارہوان باب اس ذکر مین کہ روح گہر مین اور قبر پر آتی ہی

حدیث مین ہی کہ جب مرنے سے تین دن گذر جاتے ہین روح کہتی ہی یا رب مجھے حکم دے کہ مین جاؤن اور اپنے بدن کو دیکہون حکم ہوتا ہی کہ اچھا جا تب وہ قبر کے پاس آتی ہی اور دیکہتی ہی کہ نتہنون سے اور مونہہ سے پانی بہتا ہی یہ دیکہکر بہت روتی ہی اور کہتی ہی ای میرے مسکین بدن ای میرے پیارے محبوب تجھے اس وحشت و بلا کے گہر مین اس غم و درد کے گہر مین اس رنج و ندامت کے گہر مین اپنی زندگی کے دن یاد ہین بعد ازان چلی جاتی ہی پہر اوسی طرح پانچوین دن لیکر آتی ہی اور دور سے دیکہتی ہی کہ نتہنون سے اور مونہہ سے اور کانون سے ریم و خون بہتا ہی یہ دیکہہ کر بہت روتی ہی اور کہتی ہی ای میرے مسکین بدن اس غم و رنج و محنت کے گہر مین اس کیڑون اور بچہوون کے گہر مین تجھے اپنی زندگی کے دن یاد ہین کیڑے مکوڑے تیرا گوشت کہا گئے تیرے اعضا شق ہوگئے تیرا جسم اپہٹ گیا بعد ازان چلی جاتی ہی پہر اوسی طرح ساتوین دن حکم لیکر آتی ہی اور دور سے دیکہتی ہی کہ بدن مین کیڑے پڑ گئے ہین سو دہاڑین مار کر روتی ہی اور کہتی ہی تجھے اپنی زندگی کے دن یاد ہین تجھے اپنے لڑکے بالے خویش و قریب یاد ہین تجھے اپنی زمین جگہہ یاد ہی کہان ہین تیرے بہائی بند کہان ہین تیرے دوست آشنا کہان ہین تیرے ہمسائے اور ہمنشین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب مومن مرجاتا ہی اوسکی روح اپنے گہر کے آس پاس مہینے بہر تک پہرا کرتی ہی اور دیکہتی ہی کہ اوسکا مال کسطرح بانٹتے ہین اور اوسکا قرض کسطرح ادا کرتے ہین پہر بعد مہینے کے قبر کے گرد سال بہر پہرتی ہی کہ

اور دیکھتی ہی کہ اوسکے لیے کون دعا مانگتا ہی اور کون غمگین ہوتا ہی پہر جب سال پورا ہوجاتا ہی تب اوسکو جہان سب
روحین جمع رہتی ہین لیجاتے ہین اور نفخ صور تک وہین رہتی ہی اور وہ جو قرآن مجید مین ہی تنزل الملائکۃ والروح
سو کہتے ہین کہ روح اس جگہ بمعنی رحمت کے ہی چنانچہ ایک قرات مین روح آیا ہی بفتح را اور بعضے کہتے ہین کہ روح
ایک بڑے فرشتے کا نام ہی لیلۃ القدر مین مومنون کے احترام کیواسطے اوترتا ہی اور کہا ہی کہ روح تمام بدن مین ہی اور
موت بہی تمام بدن مین سرایت کرتی ہی قوله تعالی قل یحییہا الذی انشاہا اول مرۃ اور روح و روان دونون ایک
ہین لیکن روح جب گئی تو پہر بدن مین نہین آتی اور پہر بدن مین حس و حرکت نہین رہتی اور روان جاتا ہی اور آتا ہی
اور اوسکے جانے پر بہی بدن مین حرکت رہتی ہی اور روح کی جگہہ بدن مین معین نہین اور روان کی جگہہ دونون ابرو
کے بیچ مین ہی اور روح جب جاتی ہی بیشک بندہ مرجاتا ہی اور روان جب جاتا ہی تب وہ سوجاتا ہی اور روح بالکل
بدن سے الگ نہین ہوتی اور حرکت نہین کرتی جسطرح پانی اگر برتن مین بہرین اور گہر مین دہرین اور سورج کی چمک
اوسپر پڑے تو عکس اوسکا چہت پر ہلتا ہوا نظر آوے لیکن پیالہ اپنی جگہہ سے نہلے اسی طرح روح بدن مین ہوتی
ہی اور شعاع اوسکا عرش تک پہونچتا ہی سو وہی روان ہی اور وہ وہان جو کچہ دیکہتا ہی اوسے خواب ملکوتی کہتے ہین
اور روح بعد وفات کے کہان رہتی ہی بعضون نے کہا ہی صور مین رہتی ہی کیونکہ جتنے جاندار پیدا ہوے ہین اور قیامت
تک پیدا ہونگے اوتنے ہی سوراخ صور مین ہین سو روح اگر نعمت کے قابل ہی تو وہان ہی اور عذاب کے قابل ہی
تو وہان ہی اور کہتے ہین کہ مومنون کی روح علیین مین سبز پرندون کے حوصلون مین اور کافرون کی روح دوزخ
مین سیاہ پرندون کے حوصلون مین اور کہتے ہین کہ مومن کی روح جب قبض کیجاتی ہی رحمت کے فرشتے اوسے
باعزاز تمام چوتہے آسمان تک لیجاتے ہین پہر اللہ تعالی کیطرف سے آواز آتی ہی کہ اسکو علیین مین لکہو اور زمین مین
پہیر لیجاؤ تب روح کو اوسکے بدن کی طرف پہیر لاتے ہین اور بہشت کا دروازہ کہول دیتے ہین کہ وہ اپنے
مقام کو وہین سے دیکہتی ہی تا قیامت اور کافر کی روح کو عذاب کے فرشتے پہلے آسمان کیطرف لیجاتے ہین
اسلو اوسکے دروازے مونہ پہ لیے جاتے ہین اور حکم ہوتا ہی کہ اسکو اسکی جگہہ مین پہیر لیجاؤ تب اوسے لے آتے ہین
اور اوسکی قبر تنگ کر دیتے ہین اور دوزخ کا دروازہ کہول دیتے ہین کہ وہ اپنا بیٹہکا وہین سے دیکہتی ہی تا قیامت
اور اسی معنی پر حدیث مین آیا ہی کہ مردے جوتیون کی تہپک سنتے ہین لیکن بول نہین سکتے اور بعضے عالمون نے
فرمایا ہی کہ شہیدون کی روحین فردوس مین سبز پرندون کے حوصلون مین ہین جہان چاہتی ہین اوڑا کرتی
ہین پہر بسیرا لیتی ہین قندیلون مین جو عرش کے نیچے معلق ہین اور مسلمانون کے لڑکون کی روحین بہشتی
کنجشکون کے حوصلون مین ہین اور مشرکون کے لڑکون کی روحین بہشت کی چارون طرف پہرا کرتی ہین قیامت
تک اونکو کہین رہنے کی جگہہ نہین اور آخرت مین وہ مومنون کے خادم بنائے جاوینگے اور جن مسلمانون کے لڑکے

کسی کا قرض یا حق یا دعوی ہی اونکی روحین ہوا مین معلق ہین نہ اونکو بہشت مین لیجاتے ہین نہ آسمان پر جبتک اون کا قرض و مظلمہ نہ چکا دیا جاے اور فاسق مسلمانون کی روحین قبر مین بدن سمیت عذاب پاتی ہین اور کافرون اور منافقونکی روحین سجین مین ہین جہنم کی آتش مین اور بعضون نے کہا ہی روح ایک جسم لطیف ہی کہ مخلوق ہی اور اسی سبب سے حقتعالی کو ذی روح نہین کہتے کیونکہ محال ہی کہ حقتعالی محل اجسام کا ہو اور یہودیون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کا حال اور اصحاب قیم کا حال اور ذوالقرنین کا حال پوچھا سو اون کی شان مین سورۂ کہف اُترا اور روح کے مقدمے مین یہ آیت اُتری وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ یعنی کہہ روح میرے خدا کے علم سے ہی اور مجھے اوسکا علم نہین اور بعضون نے کہا ہی روح مخلوق نہین کیونکہ خدا کے امر سے ہی اور امر خدا کا کلام خدا کا ہی اور بعضون نے کہا ہی آیت کے یہ معنی ہین کہ روح میرے رب کی تکوین سے ہی کہ اوسنے کن کے کلمے سے اوسے ہست کیا ہی اور امر دو طرحکا ہی ایک امر الزام جیسے عبادت کا حکم کرنا اور ایک امر تکوین جیسے قول وسکا اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اور وہ جو خدای تعالی نے فرمایا ہی نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِکَ سو روح امین جبرئیل علیہ السلام ہی اور وہ جو فرمایا ہی یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَةُ صَفًّا سو روح سے وہان بہی جبرئیل علیہ السلام مقصود ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ روح ایک بڑے فرشتے کا نام ہی جو اکیلا ایک صف مین کہڑا ہوگا اور سب فرشتے ایک صف مین اور وہ جو حضرت آدم علیہ السلام کی شان مین فرمایا ہی نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ سو یہ اضافت تشریف و تعظیم کی راہ سے ہی جیسے ناقة اللہ و بیت اللہ اور وہ جو حضرت عیسی علیہ السلام کی شان مین فرمایا ہی فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا سو اسواسطے فرمایا ہی کہ حضرت عیسی جبرئیل عم کے پہونک سے پیدا ہوے اور بعضون نے کہا ہی کہ روح اس جگہہ بمعنی رحمت کے ہی واللہ اعلم بالصواب مترجم رح کہتا ہی کہ روح کا حال مفصل اسواسطے نہ بیان کیا گیا کہ ہر شخص کی فہم و عقل مین آ سکتا تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اُمِرْنَا اَنْ نُّکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ یعنی ہمکو حکم ہی کہ آدمیون سے اون کی عقل کے موافق کلام کرین اور جو شخص عقل صافی و فہم وافی رکہتا ہو اوسے چاہیے کہ تصوف کی کتابین دیکہے خصوص امام حجة الاسلام غزالی رح کی تصنیفین کیونکہ اونہون نے بعضے رسالون مین روح کا حال بتصریح تام و تشریح تمام لکہا ہی اگرچہ اس رسالے مین اختصار کر گئے ہین

انیسوان باب صور کے ذکر مین اور بعث و حشر کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ اسرافیل عم کے چار بازو ہین ایک پورب مین ایک پچہم مین ایک کو چہپاتا ہی ایک سے سر ڈہانکتا ہی اور عرش کے پاے اپنے کاندہے پر اوٹہاے ہی اور حقتعالی کے خوف سے چہوٹا ہو جاتا ہی گنجشک کے برابر اور کوئی فرشتہ عرش سے اتنا نزدیک نہین جتنا اسرافیل علیہ السلام ہی اوسکے اور عرش کے درمیان سات پردے ہین ایک پردے سے دوسرے پردے تک پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی اور جبرئیل اور اسرافیل علیہ السلام کے

درمیان ستر حجاب ہین اور حقتعالی نے لوح محفوظ کو سفید براق موتی سے پیدا کیا ہے طول اوسکا اتنا ہی جیسے آسمان اور ساتون زمینون کا درمیان اور عرش سے معلق ہی جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا سب اوسمین لکھا ہی اور اسرافیل علیہ السلام اپنی داہنی ران پر صور رکھے ہوئے اور صور کا مونہہ اپنے مونہہ سے لگائے ہوئے اس انتظار مین ہی کہ جوہین پہونکنے کا حکم ہو پہونکدے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اوسکی قسم جسکی ید قدرت مین میری جان ہی کہ جسدن نرسنگا پہونکا جایگا قیامت آجایگی حالانکہ آدمی کے مونہہ مین لقمہ پڑا ہوگا سو وہ نگل نہ سکیگا اور کپڑا پہنتا ہوگا سو پہن نہ سکیگا اور پانی مونہہ سے لگائے ہوگا سو پی نہ سکیگا اور صور تین بار پہونکا جایگا ایک کو نفخہ فزع کہتے ہین ایک کو نفخہ صعق ایک کو نفخہ بعث سو جب دنیا کی مدت گذر جایگی ملک الموت ساتوین زمین تک ہاتہہ پہیلا کر سب آسمانیون اور زمینیون کی روح نکال لیگا او سوقت کوئی زمین پر باقی نرہیگا مگر ابلیس اور نہ آسمان پر مگر جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور انہین کو حقتعالی نے اس آیت مین مستثنی کیا ہی وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ صور کی چار شاخین ہین ایک پچہم مین ایک پورب مین ایک ساتوین زمین کے نیچے ایک ساتوین آسمان پر اور جتنی تمام عالم کی روحین ہین اوتنے ہی صور مین دروازے ہین اور اوسکے ایک طبقہ مین نبیون کی روحین ہین اور ایک مین اور آدمیون کی اور ایک مین پریون کی اور ایک مین جانورون کی

بیسوان باب نفخہ فزع کے بیان مین

جب نفخہ فزع ہوگا آسمان و زمین کی تمام خلقت مین ہول پڑجایگا اور پہاڑ اوڑنے لگین گے اور آسمان پہٹنے لگین گے اور زمین کانپنے لگے گی جیسے پانی پر ناو ڈگمگاتی ہی اور حاملہ عورتون کے حمل گرجاینگے اور لڑکے خوف سے بڈہے ہوجاینگے اور شیاطین بہاگتے پہرینگے اور ستارے ٹوٹنے لگین گے اور چاند سورج دہندلے ہوجاینگے قولہ تعالی اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ پہر چالیس برس تک ایسا ہی رہیگا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ پہر فرمایا کہ آیا جانتے ہو یہ کون دن ہی صحابہ بولے خدا اور رسول خوب جانتا ہی آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہی جب حق جل و علا آدم عم سے فرماویگا کہ بہیج اپنی اولاد کو دوزخ کیطرف آدم عم کہینگے یا رب کتنے بہیجون حکم ہوگا کہ ہر ہزار سے نوسو ننانوے دوزخ مین اور ایک بہشت مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اصحاب رونے لگے اور نہایت غمگین ہوئے حضرت نے فرمایا مجہے امید ہی کہ بہشت مین تین حصے اور لوگ ہونگے ایک حصہ تم پہر فرمایا کہ مجہے امید ہی کہ دو حصے تم ہو ایک حصہ تمام خلق تب سب خوش ہوگئے پہر فرمایا کہ خوش ہو

کیونکہ تم تمام امتون مین اسطرح ہو جیسے اونٹ کے سامنے بکری اور تم ایک جزء ہو ہزار جزء سے آمد ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ اللہ تعالی کی سو رحمتین ہین اوس مین سے ایک رحمت دنیا مین بھیجی ہی جسکے اثر سے جن و انس
و وحش و طیر آپس مین مہربانیان کرتے ہین اور ننانوے رحمتین قیامت کے دن اپنے بندون پر کریگا مترجم کہتا ہی
یہ حدیث مشکوۃ مین بھی ہی پھر حقتعالی اسرافیل عم کو صور پھونکنے کا حکم دیگا وہ پھونکیگا اور کہیگا ای روحو حقتعالی کا حکم
ہی کہ بدنون سے نکلو تب آسمان و زمین کے تمام لوگ بیہوش ہو جاینگے اور مر جاینگے مگر جسے خدای تعالی چاہیگا سو مریگا
یعنی شہیدونکی روحین کہ وہ اپنے خدا کے پاس زندہ ہین چنانچہ فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ
اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ اور حدیث مین ہی کہ حقتعالی نے شہیدونکو پانچ بزرگیان دی ہین جو کسیکو نہین دین اور مجھے بھی
نہین دین ایک یہ کہ سب نبیون کی روحکو ملک الموت قبض کرتے ہین اور شہیدون کی روحکو حقتعالی آپ قبض کرتا ہی
دوسرے یہ کہ سب انبیا بعد موت کے نہلائے جاتے ہین اور مین بھی نہلایا جاؤنگا پر شہید نہین نہلائے جاتے تیسرے
یہ کہ سب نبیونکو کفن دیا جاتا ہی اور مجھکو بھی دیا جائیگا پر شہیدونکو نہین دیا جاتا چوتھے یہ کہ انبیا کو مردہ کہتے ہین اور
مین بھی ایسا ہی ہون کہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّہُمْ مَّيِّتُوْنَ اور شہدا زندہ ہین کہ احیا کہلاتے ہین پانچوین یہ کہ سب نبی
قیامت کے دن شفاعت کرینگے اور مین بھی اوسی دن شفاعت کرونگا اور شہید ہر روز شفاعت کرتے ہین تا قیامت
اور کہتے ہین کہ بارہ شخص باقی رہ جاینگے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور آٹھ عرش کے
اوٹھانیوالے اور دنیا رہ جائیگی اکیلی بے آدمی بے پری بے شیطان بے وحوش تب حقتعالی فرماویگا ای ملک الموت
جتنے اولین و آخرین ہین اوتنے ہی تیرے ساتھی اور مددگار مینے پیدا کیے اور تجھے آسمانون اور زمینون کی
قوت بخشی آج مین تجھے رنگ رنگ کے غضب کا لباس پہناتا ہون سو تو میرا غضب لیکر اوتر اور شیطان کو موت کا
مزہ چکھا اور جتنی سختی اگلون پچھلون پر آدمیون پریون پر ہوئی ہی اوسکی دونی چوگنی اوس اکیلے پر کر اور زبانیے
یعنی دوزخ کے پیادے ستر ہزار آتشی زنجیرین لیکر تیرے ساتھ ہون گے یہ سنکر ملک الموت ایسی بھیانک صورت
جسکے دیکھنے سے ساتون آسمان اور ساتون زمین کے لوگ مرجائین نمود ہو کر شیطان کو للکارینگے اونکی آواز
کی شدت و ہول سے شیطان بیہوش ہو جائیگا اور خرخرے کی آواز اس زور و شور پر اوسکے گلے سے بلند
ہوگی کہ آسمان و زمین کی خلقت اوسے سنے تو بیہوش ہو جاے تب ملک الموت فرماوینگے ٹھہر ای خبیث تا موت کا
مزہ تجھکو چکھاؤن تو نے بہت عمر پائی اور بہت خلقت کو گمراہ کیا یہ سنکر وہ پورب کو بھاگیگا ملک الموت جھپٹ وہان بھی
جا پہنچین گے تب پچھم کو بھاگے گا وہان بھی وہ جا پہنچین گے آخر بھاگتے بھاگتے تھک کر آدم عم کی قبر کے پاس
ٹھہرے گا اور کہے گا ای آدم مین تیرے سبب سے پھٹکار مین پڑا اور رجیم و ملعون ہوا پس ملک الموت اوسے
آتش کا پیالہ پلا دینگے تب وہ خاک پر لوٹنے لگے گا پھر زبانیے دہکائی ہوئی کیلون سے اوسکا مونہہ چیرینگے اور تیرون سے

پاس نہین سکے اوسکی جان قبض کرین گے پہر حق تبارک وتعالی ملک الموت ؑ سے فرماویگا کہ دریاؤن کو فنا کر سو ملک الموت دریاؤن سے کہین گے تمہاری میعاد گذر چکی دریا کہین گے ہمکو حکم دو تو اپنے اوپر رولین یہ کہکر رو وین گے اور کہین گے کہان ہین ہماری موجین اور کہان ہین ہمارے عجائبات آپہنچا حکم اللہ تقدس و تعالی کا بعد ازان ملک الموت ؑ زور سے ایک ایسی آواز کرینگے کہ سارا پانی تہ تال تک سوکہ جائیگا پہر پہاڑون کے پاس جاینگے وہ بہی رو کر کہین گے کہان ہے ہماری اونچائی اور کہان ہے ہمارا کڑاپن آپہنچا حکم حق جل وعلا کا پس ملک الموت ؑ کی ایک چنگہاڑ مین وہ ٹکڑے ٹکڑے اوڑ جاینگے اور اونکے پانی دہنس جاینگے پہر آسمان پر چڑہ کر چنگہاڑ مارینگے جسکے صدمے سے چاند سورج تارے سب چور چور ہوکر پڑینگے پہر حق تبارک وتعالی فرماویگا کہ ای ملک الموت اب میری خلقت مین کون باقی ہا کہینگے الہی حی لایموت تو ہی ہے اور باقی تو اب کوئی نہین رہا مگر جبرئیل ؑ ومیکائیل ؑ واسرافیل ؑ اور عرش کے اوٹہانیوالے اور مین ضعیف بندہ تب اونکی روح قبض کرنیکا بہی حکم ہوگا بعد ازان حقتعالی فرماویگا ای ملک الموت کیا تونے میرا قول نہین سنا کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ سو تو بہی اب مرجا پس ملک الموت علیہ السلام بہی مرجاینگے اور کچہہ باقی نہ رہیگا

ماشاء اللہ تعالی

اکیسوان باب حشر ونشر کے بیان مین

حدیث مین ہے کہ جب حق تبارک وتعالی چاہے گا کہ خلق کو جلاوے جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل علیہم السلام کو زندہ کریگا اور ان چارون مین پہلے اسرافیل کو جلاوے گا وہ عرش سے صور لیکر بہشت مین جاینگے اور کہین گے ای رضوان بہشت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اور اونکی امت کیواسطے آراستہ کر پہر براق اور لواء الحمد اور جنت کے حلے لیکر آوینگے سو جانورون مین جو پہلے زندہ ہوگا وہ براق ہے پہر اللہ تعالی فرماویگا کہ اسے آراستہ اور طیار کرو تب اوسے سرخ یاقوت کا لباس پہناوینگے اور سبز زبرجد کی لگام اوسکے موںہہ مین دینگے اور موتیون سے جڑے ہوے زین پوش ایک سبز ایمانت رداوسپر کہینچینگے پہر اس طیاری سے اوسے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کیطرف جاینگے اور زمین اوسوقت کف دست میدان ہوگی سپاٹ چورس اونچی نہ نیچی اس سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرقد مبارک پہچان پڑیگا ناگاہ ایک نور اونکے مرقد پاک سے عمود دو گرد و باد کے مانند آسمان کیطرف بلند ہوگا تب جبرئیل کہینگے کہ ای اسرافیل آواز دو کیونکہ حشر کا کاروبار تمہارے سپرد ہے سب خلق کو حقتعالی تمہارے ہی ہاتہہ محشور کریگا وہ کہینگے نہین ای جبرئیل تمہین آواز دو کیونکہ تم دنیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے تہے مجہے اونسے شرم آتی ہے جبرئیل ؑ خاموش رہ جاینگے تب اسرافیل ؑ میکائیل ؑ سے کہین گے کہ تم پکارو میکائیل پہلی مرتبہ کہین گے السلام علیک ای روح پاک اپنے مقدس تن کی طرف رجوع کر اور کچہہ جواب نہ پاوینگے پہر

دوسری دفعہ کہینگے ای روح مقدس اوٹہہ فیصلے اور حساب کیواسطے اور رحمن کے سامنے جانیکے واسطے تب قبر مبارک شق ہوجایگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہہ بیٹہینگے اور سر وریش سے گرد جہاڑنے لگین گے پہر جبرئیل اونکو بہشتی لباس اور براق دینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے کہ ای جبرئیل یہ کون دن ہی وہ کہین گے یہ قیامت کا دن ہی یہ حسرت کا دن ہی یہ ندامت کا دن ہی یہ یوم التلاق ہی یہ یوم الفراق ہی یہ یوم البراق ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے ای جبرئیل مجھے بشارت دو اور کچھ خوشی کی خبر سناو کہین گے یا رسول اللہ لوار الحمد میرے ساتھ ہی آپ فرماوینگے کہ مین یہ نہین پوچھتا مین اپنی گنہگار امت کا حال پوچھتا ہون کیا تم اونکو پل صراط پر چھوڑ آئے ہو تب اسرافیل کہینگے ای محمد خدای عزوجل کی قسم ہی مینے ابھی تک صور نہین پھونکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے اب میرا جی خوش ہوا اور میری آنکھوں مین طراوت آئی پھر تاج و حلہ لیکر پہینینگے اور براق سوار ہونگے

بائیسوان باب براق کی تعریف مین

براق ایسا براق کہ اوس کے دو باز و ہین جنکے زور سے آسمان و زمین کے درمیان اوڑیگا چہرہ اوسکا آدمی کا سا اور پیشانی کشادہ سرخ یاقوت کی اور کان پتلے پتلے سبز زبرجد کے اور آنکھین تارے کی مانند چمکتی ہوتین اور دُم گای کی سی سرخ سونے سے مڑہی اور بدن برق سا گویا طاوس ہو گدہے سے اونچا اور خچر سے چھوٹا براق اس سبب اوسکا نام ہی کہ وہ برق کے مانند تیز گام ہی سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے نزدیک جاینگے اچھلے پہاندسے گا اور کہیگا خدای عزوجل کی قسم مجہہ پر کوئی نہ سوار ہوگا مگر نبی ہاشمی قریشی محمد بن عبد اللہ صاحب اللوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے کہ مین ہی محمد ہون اور سوار ہو کر جنت مین داخل ہون گے اور سجدہ مین گرینگے تب آواز آویگی کہ سر اوٹہاو یہ رکوع و سجود کا دن نہین یہ حساب و عذاب کا دن ہی مانگ جو مانگیگا پاویگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے یا رب مین اپنی امت کی نجات چاہتا ہون حکم ہوگا کہ جس مین تو راضی ہو سو مینے دیا قولہ تعالی وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ پھر چالیس دن تک آسمان سے پانی برسایا جاویگا

(اور آگے دیگا تمکو تیرا رب پھر تو راضی ہوگا)

کہ اوسمین نطفے کی خاصیت ہوگی اور پانی بارہ بارہ گز ہر چیز سے اونچا ہوگا خلق اوس پانی کی تاثیر سے سبزے کے مانند جمے گی اور اونکے بدن تمام و کمال درست ہو جاینگے پھر لپیٹیگا خدای عزوجل زمین و آسمان کو اور تین بار کہیگا کسکے واسطے ہی سلطنت و بادشاہی کوئی جواب نہ دیگا تب آپہی فرماویگا اللہ کا ہی ملک اللہ ہی کی سلطنت جو اکیلا ہی قہر والا پھر کہے گا کہان ہین گھمنڈی اور کہان ہین شہزادے اور کہان ہین وہ جو میرا کہاتے تھے اور دوسروں کا گاتے تھے اور پہاڑ و ہنے ہوے رنگا رنگ پشمینہ کے مانند اوڑین گے پھر بدل ڈالیگا خدای جل و علا اس زمین کو جسپر فسق و فجور کیا گیا ہی اور جہنم کو اسیر رکہیگا اور ایک اور زمین بناویگا سپید چاندی

کی کہ اوسپہ بہشت کو نصب کریگا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا میننے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ جسدن دوسری زمین بدلی جایگی آدمی کہان ہونگے فرمایا تونے بڑی بات پوچہی ای عائشہ آدمی اوسدن پل صراط پر ہونگے

تیئیسوان باب نفخہ بعث کے بیان مین

پہر حق جل وعلا فرمایگا کہ ای اسرافیل اوٹہہ اور مردون کے جلانے کا صور پہونک دے اسرافیل صور پہونکین گے اور پکارینگے کہ ای نکلی ہوئی روحو اور سڑی ہڈیو اور پرانے بدنو اور پہٹے چمڑو اور گرے بالو حساب اور فیصلے کیواسطے اوٹہو یہ کہتے ہی سب کے سب خدا تبارک وتعالی کے حکم سے ننگے مادرزاد اوٹہہ کہڑے ہونگے آسمانونکو دیکہین گے کہ شق ہوگئے ہین اور ستارے گر گئے ہین اور سورج لپیٹ ڈالا گیا ہے اور چاند اندہیرا ہے اور زمین بدل گئی ہے اور سمندر سوکہا ہے اور دوزخ ہولناک آواز سے گرجتا ہے اور زبانیے کمندین پہینکتے ہین اور ترازوین عمل تولنے کی طیار ہین اور فرشتے علما نے لیے کہڑے ہین اور بہشت ہزارون زیب زینت سے سامنے موجود ہے تب کہین گے آہ افسوس کسنے ہمکو سوتے سے جگایا کسنے ہماری خوابگاہون سے ہمکو اوٹہایا ندا ہوگی کہ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ یہ وہی ہے جسے خدای رحمن نے وعدہ کیا تہا اور پیغمبرون نے اوسکی سچی خبر پونہچائی تہی روایت ہے کہ لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے معنی پوچہے يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ أَفْوَاجًا آپ رونے لگے یہانتک کہ آپکے کپڑے آنسوون سے تر ہوگئے بعدازان فرمایا کہ ای پوچہنے والو تم نے بڑا امر پوچہا قیامت کے دن میری امت کے بارہ جہنڈ ہونگے جنہون نے دغل فصل کی باتین بنا بنا کر لوگونکو آپس مین لڑوا دیا ہے اونکا فرقہ بندرون کیصورت ہوگا قولہ تعالی وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور جنہون نے رشوتین لی ہین حرام کہایا ہے اونکا فرقہ سورون کیصورت بنے گا اور جو لوگ قاضی مفتی ہوکر جہوٹا فتوی اور اولٹا حکم دیتے تہے اندہے کر دیے جاینگے قولہ تعالی وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اور جو لوگ اپنی عبادت پر غرور کرتے تہے اور آپ کو سب سے اچہا جانتے تہے وے گونگے بہرے کر دیے جاینگے قولہ تعالی إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا اور جو عالم ومشائخ لوگونکو نیک باتین سمجہاتے تہے اور آپ برے کامون مین الجہے رہتے تہے اونکا یہ حال ہوگا کہ اپنی اپنی زبانین کاٹینگے اور اونکے مونہہ سے پیپ بہتی ہوگی قولہ تعالی أَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ اور جنہون نے جہوٹی گواہیان دی تہین اونکے بدنون پر آتش کے کوڑے لگین گے قولہ تعالی وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ اور جو لوگ شہوت ولذت مین پڑے رہتے تہے اور ہردم نفس امارہ کو سکہہ پونہچایا کرتے تہے اونکے بدنون مین بدبو آویگی اور اونکے پاؤن اونکی چوٹی مین بندہے ہونگے قولہ تعالی أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ اور جو لوگ اپنے مال سے حق جل وعلا کا حق ادا نکرتے تہے صرف اپنے نام وآرام کیواسطے خرچ کیا کرتے تہے وہ کہڑے نرہ سکین گے

له وہ دن ہے جس کا وعدہ دیا تہا رحمن نے اور سچ کہا تہا پیغمبرون نے ۱۲
سه جسدن پہونکین گے [illegible] ۱۲
سه [illegible] زیادہ ہوا ۱۲
سه اور جب [illegible] لوگون مین [illegible] ۱۲
ه اللہ کو [illegible] ۱۲
له [illegible] لوگون کو [illegible] ۱۲
که [illegible] ۱۲
ه [illegible] جنہون نے [illegible] آخرت [illegible] ۱۲

داہنے بائین گرتے پڑتے رہین گے قولہ تعالیٰ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا کَسَبْتُمْ اور جو لوگ غیبت
کیا کرتے تہے اور پیٹہہ پیچہے لوگون کے نام دہرا کرتے تہے اونکو جلتی بلتی گندہک کے پاجامے پہنا وینگے قولہ تعالیٰ
وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اور جو لوگ لوتے تہے اونکی زبانین گدی سے نکالی جاینگی اور جو لوگ مسجدون مین دنیا کی باتین
کرتے تہے وہ متوالے اوٹہین گے قولہ تعالیٰ وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا اور جو سود بیاج لیا کرتے تہے
اونکو ولٹا کرکے سر نیچے پاؤن اوپر فرشتے کہینچ لیجا وینگے **مترجم** رحمہ کہتا ہی کہ اس حدیث کو ثعلبی نے روایت کیا ہی
لیکن اونہون نے دس گروہ لکہے ہین اور تفسیر عمدہ مین بہی اسی طرح لکہے ہین اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حسرت وندامت کے دن حق تعالیٰ میری امت
کی بارہ صفین بناویگا بعضے قبرون سے اوٹہین گے اور اونکے ہاتہ پاؤن کٹے ہونگے سو اللہ تعالیٰ کیطرف کا پکارنیوالا
پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جو پڑوسیونکو ستایا کرتے تہے اور بے توبہ مرگئے سو یہ انکی سزا ہی اور جگہہ انکی دوزخ ہین اور بعضے
قبرون سے اوٹہین گے جانورون کیصورت پر سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جو نماز مین سستی کرتے تہے
اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہہ انکی دوزخ ہین قولہ تعالیٰ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ
اور بعضے قبرون سے اوٹہین گے کہ اونکے پہاڑ سے ڈیل ہونگے اور سانپ بچہو اونکے سارے بدن مین لپٹے
ہونگے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ ہین جو زکوٰۃ نہ دیتے تہے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہہ انکی دوزخ
ہین اور روپے اشرفیون سے انکی پیشانیان اور پشت و پہلو داغے جاینگے قولہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ قولہ تعالیٰ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ
جُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ اور بعضے قبرون سے اوٹہین گے کہ اونکے مونہہ سے خون بہیگا اور آگ نکلے گی اور اونکی
انتین پیٹ سے نکلی ہوئین زمین پر لوٹین گے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ تجار فجار ہین جو خرید و فروخت مین
جہوٹہہ بولتے تہے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہہ انکی دوزخ ہین اور بعضے قبرون سے اوٹہین گے
جنکے بدن مردار سے گندہا ہینگے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جو آدمیون کے ڈر سے چہپ چہپ کے
گناہ کرتے تہے اور خدای تعالیٰ سے نڈر تے تہے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہہ انکی دوزخ ہین اور
بعضے قبرون سے اوٹہین گے جنکی گردنین سانپون نے ڈس ڈس کر رخنہ رخنہ کردی ہون گی سو پکارنیوالا
پکاریگا کہ یہ جہوٹی گواہی بولتے تہے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہہ انکی دوزخ ہین اور بعضے قبرون سے
اوٹہین گے جنکے مونہہ مین زبان نہو گی اور پیپ لہو مونہہ سے بہیگا سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جو
گواہی چہپاتے تہے اور دیکہا ہوا معاملہ نہ بتاتے تہے حق پوشی کرتے تہے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور
جگہہ انکی دوزخ ہین قولہ تعالیٰ وَلَا تَکْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ یَّکْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ اور بعضے قبرون سے اوٹہین گے سر نیچے

پاؤن اور رانونکی بیچ شرمگاہون سے پیپ لہو بہیگا سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ لوگ زنا کرتے تھے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہ انکی دوزخ مین قولہ تعالیٰ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنیٰ اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً اور بعضے قبرون سے اوٹھینگے کالا منہ نیلی آنکھین دوزخ کے انگارونسے پیٹ بہرا سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ لوگ ظلم سے یتیمون کا مال چٹ کر گئے تھے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہہ انکی دوزخ مین قولہ تعالیٰ اِنَّمَا یَاکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا اور بعضے قبرونسے کوڑہی اوٹھینگے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ لوگ ماباپکو ناحق ستاتے تہے اور بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہہ انکی دوزخ مین قولہ تعالیٰ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اور بعضے قبرون سے اندہے اوٹھینگے بڑے بڑے دانت نکلے ہوئے جیسے بیلون کے سینگہ اور ہونٹہ پیٹ تک لٹکے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ شرابی ہین جو بے توبہ مرے یہ انکی سزا ہی اور جگہہ انکی دوزخ مین قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ اور بعضے قبرون سے اوٹھینگے کہ اونکے چہرے چودہوین رات کے چاند سے روشن ہونگے اور بجلی کیطرح پل مین پل صراط سے اوتر جاینگے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نے اچہے کام کیے اور خلق کو گناہون سے منع کیا اور پانچو وقت کی نمازین باجماعت ادا کین اور توبہ کرکے موے یہ انکی جزا ہی اور مکان انکا بہشت مین حقتعالی انسے راضی ہی یہ حقتعالی سے نہ انکو کچھ ڈر ہی نہ غم اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنَا مِنْہُمْ

چوبیسوان باب قبرسے اوٹھنے کے بیان مین

کہتے ہین کہ خلق جب قبرون سے اوٹھیگی اوسی جگہہ سب کے سب چالیس برس تک کہڑے رہینگے نہ کہاینگے نہ پینگے نہ بیٹھینگے نہ بولینگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کے دن آپ کے امتی کس نشانے پہچان پڑینگے آپ نے فرمایا میرے امتی اوسدن وضو کے اثر سے غر محجلین ہونگے یعنی جو عضو ونکے وضو مین دہوے جاتے ہین روشن و تابندہ ہونگے اور حدیث مین ہی حشر کے دن جب خلق قبرون سے اوٹھینگے فرشتے مومنون کے پاس آوینگے اور اونکے بدنون سے خاک جہاڑینگے سب جگہہ کی گرد چہٹ جائیگی مگر اعضا ای سجود کی گرد ہر چند فرشتے ملینگے نہ چہٹیگی تب آواز آویگی کہ ای میرے فرشتو یہ قبر کی مٹی نہین یہ مسجدون اور محرابون کی مٹی ہی انکو اسی طرح رہنے دو یہانتک کہ پل صراط سے اوتر کر جنت مین داخل ہون تاکہ جو انکو دیکھے جانے کہ میرے بندے اور لائق ہین اور اعضا سجود کے سات ہین ماتہا اور دونون ہاتہہ اور دونون کاسہ زانو اور دونو پاؤنکی اونگلیان اور بعضون نے ناک کو بہی کہا ہی اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ قیامت کے دن جب مردے قبرون سے اوٹھینگے اللہ تعالی رضوان کو جو بہشت کا دربان ہی پیغام بہیجیگا کہ میرے روزہ دارونکو بہوکا پیاسا قبرون سے اوٹہایا ہی سو بطرز استقبال کے اونکی خواہشون کی چیزین

طیار کر رکھ رضوان بہشت کی حوروں اور غلامونکو بلاویگا وی نور کے لاکھون طبق لیے ہوئے ہزارون طرح کے
میوون اور نفیس کہانون اور لذیذ شربتون سمیت رضوان کے پاس جمع ہونگے اور گنتی مین وہ اتنے ہونگے جتنے
زمین مین مٹی کے ذرے ہین اور مینہ کی بوندین برسی ہین اور آسمانون پر تارے ہین اور درختون پر پتے
پھر جب سب سامان طیار ہوچکیگا حق جل و علا اونکو کہانا کہلاویگا اور فرماویگا كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ
فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ اور ابن عباس رض سے روایت ہی کہ لوگ جب قبرون سے اوٹھینگے فرشتے تین فرقون سے
مصافحہ کرینگے شہیدون سے اور رمضان کے روزہ دارون سے اور اونسے جو عرفے کے دن روزہ رکھتے
ہین اور عائشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنون سے دوست زیادہ اللہ تعالی
کے نزدیک جمعہ و عرفہ ہی کہ انمین رحمت ہی اور سب دنون سے دشمن زیادہ شیطان کے نزدیک جمعہ و عرفہ ہی
اے عائشہ جو عرفہ کو روزہ رکھے اوسپر تیس دروازے خیر و رحمت کے کشادہ ہون اور
تیس دروازے شر و شدت کے بند ہون اور جب عرفہ کا روزہ دار پانی سے
روزہ کہولتا ہی جو رگ اوسکے بدن مین ہی فجر تک کہتی رہتی ہی کہ بار خدایا اسپر رحمت کر اور حدیث مین
آیا ہی کہ روزہ دار اپنی اپنی قبرون سے نکلینگے اور فرشتے اونکو عمدہ خوانون اور نفیس چھاگلون کے پاس
لیجاینگے اور کہینگے کہاو تم بہوکے رہتے تھے جب لوگ اگھا کر کہاتے تھے اور پیو تم پیاسے رہتے تھے جب لوگ
سیراب ہوکر پانی پیتے تھے وی اس حال مین ہونگے اور لوگ حساب مین پہنسے ہونگے اور حدیث مین ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی قیامت کے دن برہنہ تن و برہنہ پا اوٹھینگے جسطرح ما کے
پیٹ سے پیدا ہوتے ہین ولیکن کوئی کسی طرف نہ دیکھیگا سبکی نگاہین ہول و ہیبت سے آسمان کیطرف
ہونگی چالیس برس تک اسی طرح کہڑے رہینگے نہ کہاینگے نہ پیینگے آفتاب کی گرمی سے کسی کے پاؤن پسینے
مین بہیگینگے کسی کی پنڈلیون تک پسینا آویگا کسی کے پیٹ تک کسی کی چہاتی تک بی بی عائشہ رض نے
کہا یا رسول اللہ کوئی اوسدن سوار بھی اوٹھیگا فرمایا ہان انبیا اور اونکے اہلبیت اور وہ لوگ جو رجب و شعبان
و رمضان مین متصل روزے رکہتے ہین اور سب لوگ اوسدن بہوکے ہونگے مگر انبیا اور اونکے اہل بیت
اور رجب و شعبان کے روزہ دار کہ وہ آسودہ ہونگے اور کہتے ہین کہ قیامت کے میدان مین تمام
مخلوقات کی ایک سو بیس صفین کیجاینگی ہر صف اتنی لانبی کہ چالیس ہزار برس چلے تو اوسکا چہور ملے اور اتنی
چوڑی کہ بیس ہزار برس چلے تو اوسکا کنارہ ملے سو اونمین سے تین صفین ایمان والونکی ہونگی اور باقی
سب کافرون کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ فرمایا قیامت کے دن میری امت
کی ایک سو بیس صفین ہونگی مصنف رح کہتا ہی یہی صحیح تر ہی مترجم رح کہتا ہی سیوطی رح نے خصائص الکبری

ترجمہ کھاؤ اور پیو مزے سے [illegible] گذرے ہوئے دنون مین ۱۲

مین لکھا ہی کہ سب بہشت کے لوگ ایک سو بیس صف ہونگے اسّی اس امت سے اور چالیس تمام انبیا کی امت سے

پچیسوان باب محشر والون کے چلنے کے بیان مین

کہتے ہین کہ حشر کے دن کفار پا پیادہ چلینگے اور ایماندارونکو سواریان ملینگی کما قال جل جلالہٗ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا حضرت علی رضہ نے فرمایا ہی کہ متقیون کو گہوڑون پر سوار محشور کرینگے حقتعالی فرشتون سے فرماویگا کہ انکو بے سواری چلنے دو کیونکہ دنیا مین انکو سواری کی ہمیشہ عادت رہی ہی ابتدا مین یہ باپ کی پشت پر رہے بعد ازان ماکے شکم مین بعد ازان دائیون کی گودون مین بعد ازان باپکے کاندہون پر بعد ازان اونٹ گہوڑے ناو وغیرہ پر پہر جب مرے تو بہائیونکی گردنون پر اونکا جنازہ چلا سو اب جو قبرون سے اوٹہائے گئے ہین پیادہ نرہنے پاوین کہ انکو چلنے کا ربط نہین انکی قربانیونکو انکی سواری بناؤ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ وَعَظِّمُوْا فَاِنَّهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَطَایَاکُمْ

چہبیسوان باب قیامت کے ذکر مین

حدیث مین آیا ہی کہ جب قیامت مین آفتاب نزدیک کر دیا جائیگا اور گرمی اوسکی بہت ہی سخت ہو جائیگی تب آتش سے ایک سایہ سا نکلکر چہا جائیگا پہر آواز آوے گی کہ اے محشر کے لوگو سایہ کی طرف چلو سو سب تین دستے ہو کر چلینگے ایک ایمان والونکا ایک منافقون کا ایک کافرونکا اور جب سب اوس سایہ کے نیچے پہونچ جاینگے وہ تین قسم ہو جائیگا ایک گرمی ایک دہوان ایک نور کما قال اللہ تعالی اِنْطَلِقُوْا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ سو حرارت منافقون کے سر پر قائم ہوگی اور دہوان کافرون پر مسلط کیا جائیگا اور نور مومنونکو ملیگا اسواسطے کہ منافق لوگ دنیا مین گرمی سے آپکو بہت بچاتے تہے اور کہتے تہے کہ ہم رسول عم کے ساتہ گرمی کے سبب جہاد کو نہین نکل سکتے سو حقتعالی نے فرمایا قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا اور کفار دنیا مین اندہیرے مین تہے کہ خدای جل وعلا کی آیتین اور نشانیان نہ دیکہتے تہے سو آخرت مین بہی او نہین تاریک دہوان ملیگا قوله تعالی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَوْلِیٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اور مسلمان دنیا مین نور ایمان کا رکہتے تہے سو آخرت مین بہی نور پا وینگے قوله تعالی اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وقوله تعالی یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ سات فرقونکو حق جل وعلا عرش کے سایے مین بٹہلاویگا اوس دن جب سوای اوس سایے کے اور سایہ نہوگا ایک بادشاہ عادل دوسرا وہ جو بہری جوانی خرچ ہے جوبنا مین اللہ تعالی کی عبادت مین

مشغول ہوا ہی تیسرے وہ شخص کہ صرف اللہ تعالی کیواسطے آپسمین دوستی رکھتے ہین چوتھا وہ مرد جسے اہل جمال والی عورت
جو روپ و روپا دونون رکھتی ہو چاہے اور وہ صرف خدای تعالی کے خوف سے اوس سے باز رہے پانچوان وہ شخص جو
تنہائی مین خدای تعالی کے خوف سے روتا ہی چھٹا وہ جسکا دل مسجد ہی مین لگا رہتا ہی ساتوان وہ جو داہنے ہاتھ سے
صدقہ دے اور بائین سے چھپاوے اور حدیث مین آیا ہی کہ جب حقتعالی خلق کو جمع کرے گا پکارنیوالا پکارے گا
اہی اصحاب فضل آؤ سو بہت سے لوگ اوٹھینگے اور جلد جلد جنت کیطرف چلینگے فرشتے اونکو رستہ مین ملینگے اور کہینگے
تم کون ہو کہینگے ہم وہ ہین کہ جب ہمپر لوگون نے ظلم کیا ہمنے صبر کیا اور جب کسی نے ہماری تقصیر کی ہمنے معاف
کی فرشتے کہینگے اچھا سیدہے جنت کو چلے جاؤ پھر پکارنیوالا پکاریگا کہ اہل صبر کہان ہین تب بھی بہت سے لوگ
اوٹھینگے اور جلد جلد بہشت کیطرف چلینگے فرشتے اونکو راہ مین ملینگے اور کہینگے تم کون ہو جو بہشت کو
بیچنے چلے جاتے ہو کہینگے ہم صبر والے ہین کہ خدای جل وعلا کی بندگی پر ثابت و مستقیم رہے فرشتے کہینگے
اچھا بہشت کو چلے جاؤ پھر پکارنیوالا پکاریگا آپسمین للہ دوستی رکھنے والے کہان ہین تب بھی بہت سے لوگ اوٹھینگے
اور بہشت کیطرف شتابان ہونگے راہ سے فرشتے کہینگے تم کون ہو کہ بہشت کو بیچتے چلے جاتے ہو کہینگے
ہم آپسمین للہ دوستی رکھتے تھے فرشتے کہینگے اچھا بہشت کو چلے جاؤ اور جب یہ سب لوگ بہشت مین داخل ہو چکینگے
تب حساب کی ترازو دین لائی جائیگی اور حدیث مین آیا ہی کہ لواء الحمد اتنا لانبا ہی کہ ہزار برس چلے تب اوسکا چھور ملے
اور عرض اوسکا اتنا ہی جتنا آسمان و زمین کا درمیان اور سرخ یاقوت و سبز زمرد اوسمین جڑے ہین اوپر اوسمین نور کے
تین جھنڈے ہین ایک پچھم مین ایک پورب مین ایک دنیا کے بیچ بیچ اور اوسپر تین سطرین لکھی ہین اول بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسرے الحمد للہ
رب العالمین تیسرے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اوسکے قریب ستر ہزار نیزے ہین ہر نیزے کے نیچے ستر ہزار صفین فرشتون
کی ہر صف مین پانچ لاکھ فرشتے کہ اللہ تعالی کی تسبیح و تقدیس کرتے ہین اور قیامت مین سب اہل ایمان اوس لواء الحمد کے
گرداگرد ہونگے اور سوا اوس لوا کے اور چھوٹے چھوٹے نیزے صحابیون کے واسطے گڑینگے چنانچہ صدق کا نیزہ حضرت ابوبکر رض کیواسطے گاڑا جائیگا
اور سارے صدیق اوسکے نیچے ہونگے اور عدل کا نیزہ حضرت عمر رض کے واسطے اور تمام عادل اوسکے تلے ہونگے اور سخاوت کا
نیزہ حضرت عثمان رض کیواسطے اور سب سخی اوسکے نیچے اور شہادت کا نیزہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیواسطے اور سب شہید
اوسکے نیچے اور فقر کا نیزہ حضرت ابو درداء رض کے واسطے اور سب فقیر اوسکے نیچے اور زہد کا نیزہ حضرت ابوذر رض کیواسطے
اور سب زاہد اوسکے نیچے اور قرارت کا نیزہ حضرت ابی بن کعب رض کیواسطے اور سب قاری اوسکے نیچے اور مظلومیت کا نیزہ حضرت
امام حسین رض کیواسطے اور سب جو ظلم سے قتل ہوتے ہین اوسکے نیچے ہونگے قال اللہ تعالی یوم ندعوا کل اناس بامامہم
اور حدیث مین ہی کہ قیامت کے دن جب خلق پر بہت ہی سختی و تنگی ہوگی حق تبارک و تعالی جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجےگا کہ اپنی امت سے کہہ کہ مجھے اوس نام سے پکارین جس نام سے دنیا مین

سختی کے وقت پکارتے تھے تب محمدی پکارنیوالا پکاریگا کہ سب بسم اللہ الرحمن الرحیم کہو جب سب یہ کہینگے اللہ تعالی
سبکا حساب فیصل کریگا اور سب امتوں سے فرمادیگا کہ اگر یہ امت محمد کی نہوتی تو مین فیصلہ تمہارا ہزار برس مین
چکاتا اور سب جانور درند چرند پرند بہی محشور ہونگے اور اونمین بہی فیصلہ کیا جایگا سو ناتوان کو توانائی دینگے کہ زوراور سے
اپنا بدلا لیلے بعد ازان سب خاک کردیے جاینگے اور جو آنکہہ خدای جل وعلاکے خوف سے روئی ہے وہ دوزخکو نہ دیکہیگی
اور جو کوئی خوف خدا سے اتنا بہی رویا ہوگا کہ اوسکا ایک بال بہیگا ہوگا حقتعالی اوسکے گناہ معاف کردیگا اور پکار
دیا جایگا کہ یہ شخص ایکبال کی برکت سے ناجی و مغفور ہوا اللھم اغفرلنا

ستائیسوان باب بہشت کے ذکر مین

وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بہشت کا عرض اتنا ہے جتنا آسمان و زمین کا عرض ہے اور اوسکے طول کو سوائے
حق جل وعلا کے کوئی نہین جانتا جو جی چاہے سب وہان موجود ہے اور اونمین حورین ہین بڑی بڑی آنکہون والیان
جنکو حقتعالی نے نور سے پیدا کیا ہے گویا وہ یاقوت و مرجان ہین نیچی نگاہون والیان کہ اپنے شوہرونکے سوا کسی طرف نہین
دیکہتین اور اونکے شوہرون سے پیشتر کسی جن و آدمی نے اونکو چہوا تک نہین اور جب اونکے شوہر اون کی صحبتون سے
فراغت پا دینگے بالفور وہ جیسی کی تیسی باکرہ ہوجاینگے ایک ایک اونمین سے ستر ستر حلے رنگ رنگ کے پہنے ہے
جو بال سے بہی زیادہ ہلکے ہین اونکا گوشت و استخوان ایسا شفاف ہے کہ پنڈلیون کی ہڈیونکا مغز صاف اوپر سے دکہائی دیتا ہے

اٹھائیسوان باب بہشت کے دروازون و نہرون کے بیان مین

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ بہشت کے آٹہہ دروازے ہین سونیکے جواہر سے جڑے پہلے پر لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ لکہا ہے وہ پیغمبرونکا اور شہیدون کا اور سخیونکا دروازہ ہے اور دوسرا نمازیون کا دروازہ ہے جو اچہی طرح
وضو کرتے ہین اور اچہی طرح نماز ادا کرتے ہین اور تیسرا زکوۃ دینے والون کا دروازہ ہے جو خوشی سے دیتے ہین
اور چوتہا اون لوگونکا ہے جو خلق کو نیک کام سکہاتے ہین اور برے کامون سے منع کرتے ہین اور پانچوان اون
لوگونکا جو ظلم او شہوات سے باز رہتے ہین اور چہٹا حاجیونکا اور ساتوان مجاہدونکا اور آٹہوان اون لوگون کا
جو حرام سے آنکہین چہپاتے ہین اور مان باپ کے ساتہہ اور ناتے والون کے ساتہہ سلوک کرتے ہین اور بہشت
سات ہین دار الجنان دار السلام جنت الماوی جنت الخلد جنت النعیم جنت الفردوس جنت العدن مترجم
کہتا ہے کہ یہ ساتون رہنے کیواسطے ہین اور آٹہوان دیدار کے واسطے ہے جسکا نام علیون ہے اور بہشت مین ایک
اینٹ چاندی کی ہے ایک سونے کی اور گارا مشک و زعفران کا اور بیچ مین لگے ایک ایک موتی کے ایک ایک نمرد

سکے ہین ساٹھہ ساٹھہ کوس کے لانبے اور اتنے ہی چوڑے اتنے ہی اونچے اور کھڑکیان یاقوت کی ہین اور
دروازے جواہر کے اور اونمین نہرین بہتیان ہین جنکے کنارے جڑاو مصفا بنے ہین ایک کا نام نہر الرحمۃ ہی وہ سب
بہشتونمین پونہچی ہی اوسکے سنگریزے موتی کے ہین اوسکا پانی برف سے سفید زیادہ اور شہد سے شیرین ہی ایک
اور ایک نہر کوثر ہی وہ خاص ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہر ہی اور جتنے آسمان مین تارے ہین اوتنے
چاندی سونیکے کٹورے اوسمین تیرتے ہین اور ایک نہر کافور ہی ایک سلسبیل ایک نہر رحیق مختوم اور اون کے سوا
اور بہت سی نہرین ہین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معراج کی رات مجھے سب بہشتین دکھائی گئین مینے
اونمین چار نہرین دیکھین ایک آب صاف کی ایک دودہ کی ایک شراب کی ایک شہد مصفا کی قال اللہ تعالی فِيهَا أَنْهَارٌ
مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى مینے جبرئیل سے
کہا کہ یہ نہرین کہان سے آتی ہین اور کہانکو جاتی ہین کہا حوض کوثر کو جاتی ہین لیکن مین نہین جانتا کہان سے
آتی ہین تم حق تعالی سے دعا کرو تو حال کہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مینے دعا کی تب ایک فرشتے نے
آکر سلام کیا اور کہا یا محمد آنکہین موند و مینے آنکہین موندلین پہر جو کہولین تو ایسی جگہہ مین تہا جہان ایک قبہ در
سفید کا بنا تہا اور اوسمین دو دروازے یاقوت کے تہے اور سرخ سونیکا قفل دیا تہا اتنا بڑا کہ اگر تمام عالم اوسپر بیٹہے
تو ایسا معلوم ہو کہ پہاڑ پر چڑیا بیٹھی ہی پہر اوس فرشتے کے حسب الاشارت مینے قفل کے پاس جا کر بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہا ترت قفل کہل گیا مین قبہ کے اندر گیا دیکہا کہ اوسکے چار ستونون پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا ہی اور پانی کی
نہر بسم کی میم سے جاری ہی اور دودہ کی نہر اللہ کی ہے سے اور شراب کی نہر رحمن کے میم سے اور شہد کی
نہر رحیم کے میم سے بعد ازان حق تبارک و تعالی نے فرمایا کہ اے محمد تیرے امتیون سے جو کوئی مجھے ان نامون سے
یاد کرے گا اور دل سے خالصًا مخلصًا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے گا اوسکو ان چارون نہرون سے سیراب
کرونگا اور درخت طوبی کا بیان یہ ہی کہ جڑ اوسکی موتی کی ہی اور شاخین اوسکی زمرد کی اور پتے اوسکے
سندس کے اور اوسمین ستر ہزار شاخین ہین بہشت مین کوئی قبہ و حجرہ نہین جسمین اوسکی ایک شاخ سایہ فگن
نہو جیسے سورج کہ اصل اوسکی آسمان مین ہی اور نور اوسکا ہر درجہ و مکان مین اور حضرت علی رض سے منقول ہی
کہ بہشت کے درخت سونے چاندی کے ہونگے اور دنیا کے درختونکی جڑ نیچے ہوتی ہی یا اوپر اور بہشت کے
درخت برخلاف اسکے ہونگے تا کہ میوہ لینے مین تکلیف نہو اور درختون پر چڑہنا نہ پڑے قوله تعالی قُطُوفُهَا
دَانِيَةٌ یعنی میوے اونکے نزدیک ہین اور وہانکی زمین مین مٹی کی جاگہ مشک و عنبر و کافور ہی جب ٹہنڈی
ہوا کے جہونکے سے پتے جہڑ جہڑاتے ہین ایسی سہانی ستہری صدا نکلتی ہی جو کسی کان نے کبہی نہ سنی ہوا ور حضرت
علی رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت مین ایک درخت ہی جسکے اعلی سے نفیس حلے

ط اوسمین نہرین ہین پانی کی جو بو نہین کرتا اور نہرین ہین دودہ کی جسکا مزہ نہین بدلا اور نہرین ہین شراب کی جسمین مزا ہی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد کی صاف کیا ہوا

نکلے ہین اور اصل سے گہوڑے پر و بازو والے جن پر درو یاقوت کے جڑے زین وزین پوش پڑے ہین سو
اولیاء اللہ کو ملینگے کہ وہ سوار ہوکر جنتونکا تماشا دیکھینگے کم درجے کے لوگ یہ دیکھکر کہین گے یارب کس چیز نے انہین
اس کرامت کو پہنچایا جواب سُنین گے کہ تم سوتے تھے یہ نماز پڑہتے تھے تم کہانا کہاتے تھے یہ روزہ رکھتے
تھے تم کوسنے مین بیٹھتے تھے یہ جہاد کو نکلتے تھے تم بخیلی کرتے تھے یہ مال خرچتے تھے اور بہشت مین نہ گرمی ہی
نہ جاڑا بلکہ ایک موسم ہی معتدل خوش آیندہ ہر دل اور نہ دہوپ ہی نہ اندہیرا بلکہ یہ حالت ہی جیسے نور کا تڑکا لیکن نور
طلوع چمکنے تک صفائی ستھرائی مین اوس سے ہزار چند زیادہ قولہ تعالی وظل ممدود (اور پہیلا ہوا سایہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کیا بتاؤن مین تمہین وہ ساعت جو بہشت کی ساعتون سے بہت ہی مشابہ ہی وہ ساعت صبح کی
سورج نکلنے سے پیشتر اوسکا سایہ دراز و قائم ہی اوسکی راحت و آرام وسیع و باسط ہی اوسکی برکت و لطافت کثیر و فراوان

انتیسوان باب حورون کے بیان مین

حدیث مین ہی کہ حقتعالی نے حورون کا چہرہ چار رنگ سے بنایا ہی سپید و سبز و زرد و سرخ اور پاؤن اونکے
زانو تک نفیس زعفران سے بنے ہین اور زانو سے سینہ تک کافور و مشک و عنبر سے اور بال اونکے قرنفل سے یعنی
اصل و سرشت اونکی اون چیزون سے ہی جیسے آدم کی اصل و سرشت مٹی سے تہی اور شیطان کی آتش سے اور
حورین ایسی معطر و مطیب ہین کہ اگر کوئی اونمین سے دنیا مین تہوک دے تو تمام عالم مشک کے ارگہانسے بہرجاے
اور ہر ایک کے سینے پر حقتعالی کا نام اور اوسکے شوہر کا نام لکہا ہی اور ہر ایک کے ہاتہ مین دس دس کنگن ورو
جواہر کے ہین ابن عباس رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی بہشت مین ایک حور ہی
کہ اوسکا نام لعبت ہی اوسکو حقتعالی نے چار چیزون سے پیدا کیا ہی مشک کافور و عنبر و زعفران اور اوسکی مٹی کو
آب حیات سے خمیر کیا ہی وہ اگر سمندر مین تہوک دے تو سارا دریا میٹہا ہوجاے اوسکی گردن کے پاس لکہا ہی کہ جو
مجہسی عورت چاہے اوسے چاہیے کہ خداوند تعالی کی طاعت و عبادت کرے اور ابن مسعود رض سے روایت
ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے جنت عدن کو پیدا کیا اور جبرئیل ع سے فرمایا کہ اوسکے گرد
پہرے اور دیکہے ناگاہ ایک حور کسی محل سے نکلکر جبرئیل ع کے سامنے مسکرائی تمام جنت عدن اوسکے دانتون کی
چمک سے روشن ہوگئی اور جبرئیل علیہ السلام غش مین آکر گر پڑے اور جانا کہ یہ خداے تعالی و تقدس کا نور ہی آواز آئی
کہ اے امین اللہ سر اوٹہا اور اس سے کلام کر حضرت جبرئیل ع نے آپ کو سنبہالا اور اوس سے کہا سبحان الذی
خلقک کیا پاک ہی کیا نرالا ہی وہ جسنے تجہے پیدا کیا بولی یا امین اللہ تم جانتے ہو مجہے کسکے لیے پیدا کیا ہی کہا نہین
کہا مجہے اوسکے واسطے پیدا کیا ہی جو اللہ تعالی کی رضا کو اپنی ہواے نفس پر مقدم رکہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے فرمایا ہی کہ مینے بہشت مین ملائکہ کو دیکھا کہ محل و ایوان ملمع بناتے ہین یعنی ایک چاندی کی اینٹ رکھتے ہین ایک سونے کی اور بناتے بناتے پہر رہ جاتے ہین اور بنانا موقوف کرتے ہین پہر بنانے لگتے ہین پہر رہجاتے ہین سو مینے اوسکا سبب پوچھا بولے جنکے واسطے یہ مکان بنتے ہین وہ جب حقتعالی کو یاد کرتے ہین ہم مکان بنانے لگتے ہین اور جب وہ چپ رہ جاتے ہین ہم بہی بنانا موقوف کرتے ہین

تیسوان باب تتمہ ذکر بہشت مین

حدیث مین ہی کہ پل صراط کے اودہر کئی صحرا ہین جنمین بہت سے درخت ہین اور ہر درخت کے نیچے دو چشمے جاری ہین ایک داہنے ایک بائین سو اہل ایمان جو پل صراط سے اُترینگے اور آفتاب کی گرمی سے تشنہ ہو رہےنگے اون چشمونمین سے ایک کا پانی پئینگے جو ہین وہ پانی سینہ تک پونہچیگا تمام خباثت اور ناپاکیان دلکی صاف کرڈالیگا پہر جب شکم مین پونہچیگا خون اور بول وغیرہ سبکو زائل کر دیگا اور اونکا ظاہر و باطن سب پاک صاف ہو جایگا بعد ازان دوسرے چشمے مین نہاینگے سو اونکے مونہہ چودہوین رات کے چاند سے روشن تر ہو جاینگے اور اونکے بدنونکی کہال حریر سے زیادہ ملائم ہو جایگی اور اونکے اجسام مشک کے مانند خوشبو ہو جاینگے بعد ازان جنت کے دروازے پر پہنچ کر دروازہ کہڑ کہڑاوینگے وہان سے حورین نکل آوینگی اور ہر ایک اپنے شوہر کے گلے سے لپٹ کر کہیگی کہ تو میرا محبوب ہی اور مین تجہسے خوش ہون کبہی ناراض نہونگی اور اپنی خوابگاہ مین لیجایگی وہان ستر تخت ہونگے نہایت طویل و عریض ہر تخت پر ستر بچہونے ہر بچہونے پر ایک حسین جمیل حور ستر حلّے پہنے ہوئے اور باوجود اسکے لباس کے پردے سے ساق کا نور نمایان جیسے فانوس کی اوجل شمع اور بہشت کی عورتونکے بال ایسے نورانی ہین کہ اگر ایک بال زمین مین گرے تو زمین چمک اوٹہے گویا ہر ایک بال سورج کی کرن ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بہشت سفید ہی چمکتی ہوئی اوسکے لوگ سوتے نہین نہ اوسمین آفتاب ہی نہ رات اور سات دیوارین اوسکے گرداگرد محیط ہین پہلی صرف چاندی کی دوسری ملمع چاندی اور سونے کی تیسری صرف سونے کی اسی طرح چوتہی پانچوین چہٹہی در و زمرد و جواہرات وغیرہ کی اور ساتوین دیوار ایک نور ہی تابندہ اور ہر ایک دیوار کے درمیان پانسو برس کے رستے کا فاصلہ ہی اور بہشتیونکے بدنمین بال نہونگے مگر سر کے بال اور بہوین اور پلکین اور مردونکی مونچہونمین قدرے سبزی ہوگی جیسے نوخط جوانون کے ہوتی ہی تا عورت سے متمیز ہون اور حور و نکے بدن ایسے شفاف ہونگے کہ اہل جنت اونکے مونہہ اور سینے اور ساق مین اپنا مونہہ دیکہہ لیا کرینگے اور ہر روز بہشتیون کے بدنمین قوت و جمال زیادہ ہوگا جیسے دنیا مین ضعف و پیری زیادہ ہوتی تہی یہانتک

کہ ایک ایک مرد کو سو سو مرد کی قوت ہوگی کھانے مین بہی پینے مین بہی جماع مین بہی اور ابن عباس رض سے روایت ہی کہ جب ولی اللہ کا میوؤن کے تناول سے فراغت پاویگا کھانیکا مشتاق ہوگا تب ستر ہزار خادم ستر ہزار خوان در و یاقوت کے لیکر اوسکے سامنے جاوینگے ہر ایک خوان مین ہزارون پیالے اور قعبین سونیکی چنی ہوئین کما قال اللہ تعالیٰ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ فِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ اور ہر پیالے رکابی مین ستر ہزار رنگ کا کھانا ہوگا جو کسی دیگچی مین نہین پکا اور کسی باورچی نے او کسی آتش نے اوسے نہین پکایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اونہین برتنون سے اوس کھانیکو جیسا چاہا پیدا کیا ہی سو کھاویگا اوسکو مرد اپنے قبیلے کے ساتھہ اور جب دونون آسودہ ہونگے رنگ رنگ کے پرندے اونٹون کے برابر ہوا سے اوتر ینگے اور اونکے سامنے آکر گھومینگے اور کہین گے ہمنے فلانے فلانے چشمے کا پانی پیا ہی اور فلانے فلانے بہشتی مرغزار مین ہم چرے ہین یہ سنکر ولی اللہ کا او پرندون کا مشتاق ہوگا تب وہ خود بخود بہنکر خوانون پر لگ جاوینگے اور وہ خوش خوش تناول کریگا حدیث مین آیا ہی کہ بہشت کے لوگ میوہ اور کھانا جو چاہین گے کھاوینگے بعد ازان پسینے کی راہ اوسکا فضلہ نکل جاویگا اور اوس پسینے مین مشک کی سی بو ہوگی **مترجم عفا اللہ عنہ** کہتا ہی کہ جنت کی تعریف مین اور نعمت اخروی کی توصیف مین ایک آیت اور ایک حدیث قدسی کفایت ہی آیت یہ ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ یعنی نہین جانتی کوئی جان کہ کیا چہپایا گیا ہی اونکے واسطے آنکھون کی ٹہنڈک سے اور حدیث یہ ہی أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ یعنی مینے اپنے بندون کے واسطے وہ کچھہ تیار کر رکھا ہی جو کسی آنکہہ نے نہین دیکھا اور کسی کان نے نہین سنا اور کسی دل مین نہین گذرا

اور سب سے افضل حق جل و علا کا دیدار ہی نَصَّرَنَا اللہ تعالیٰ بِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِهِ الْكَرِيمِ

تمام ہوئی کتاب دقائق الاخبار

اب مترجم عفا اللہ عنہ اپنی طرف سے چند مسائل ضروریہ بیان کرتا ہی **مسئلہ** قبرون کا زیارت کرنا جائز ہی ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کی قبرون پر گئے اور اہل قبور کیطرف مونہہ کرکے کہڑے ہوے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ وَأَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ سو مناسب ہی کہ جب زیارت کو جاوے یہ الفاظ کہے اور بیہودہ کام کچھہ نکرے فتح القدیر اور فتاوی عالمگیری مین ہی يُكْرَهُ عِنْدَ الْقَبْرِ كُلُّ مَا لَمْ يُعْهَدْ مِنَ السُّنَّةِ وَالْمَعْهُودُ مِنْهَا لَيْسَ إِلَّا زِيَارَتُهَا وَالدُّعَاءُ عِنْدَهَا قَائِمًا كَمَا كَانَ يَفْعَلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْبَقِيعِ یعنی جو کچھہ سنت نبوی سے مقرر

وغیرہ نہین سب قبر کے پاس مکروہ ہی اور جو مقرر صرف اتنا ہی کہ زیارت کرے اور قبر کے پاس کہڑے ہوکر
خدای تعالی سے مردیکی مغفرت مانگے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع مین جب جاتے تہے اسکے سوا کچہہ
نکرتے تہے سو قبر کا چومنا اور اوسکے آگے نہہرنا اور ڈہول مزامیر گانا اور کہانا پینا سونا سب مکروہ ہی چنانچہ شرح عین العلم
وکتاب کشف الغطا وغیرہ مین بتصریح ان باتونکو منع کردیا ہی اور تاج الدین سبکی رح نے فرمایا ہی کہ قبر کا ہاتہہ سے
چہونا اور بوسہ دینا بدعت منکر ہی اور شیخ عبد الحق دہلوی رح نے مشکوۃ کے ترجمہ مین لکہا ہی کہ مسح نکند قبر را بدست
و بوسہ ندہد آنرا و منحنی نشود و بروی بخاک نمالد کہ این عادت نصاری ست آور ملا علی قاری رح نے شرح مناسک
مین لکہا ہی کہ قبر کے آس پاس نہ پہرے کیونکہ طواف صرف کعبہ کے واسطے ہی پس نبی و ولی کی قبر کے گرد پہرنا
حرام ہی انتہی اور بعضی روایتون مین ماباپ کی قبر چومنا اور صلحا کی قبر کے گرد تین دفعہ تک پہرنا آیا ہی ولیکن وہ
روایتین ضعیف ہین اور فتوی بیشتر فقہا و محدثین کا اسکے منع پر ہی اور صحیح بخاری مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مرض موت مین فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ عَلَی الْیَہُوْدِ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا یعنی
یہود و نصاری پر حق تعالی پہٹکار بہیجے اونہون نے اپنے پیغمبرونکی قبرونکو سجدہ گاہ بنایا ڈرایا جاتا ہی اونکے فعل
وصنعت سے یعنی ای مسلمانو تم اونکے سے کام نکرنے لگنا سو اسوقت کے بیشتر جہلا بلا ایسے افعال کرتے
ہین اور علما کا کہنا ہرگز خیال مین نہین لاتے ہَدَاہُمُ اللّٰہُ وَرَحِمَہُمْ اور سیوطی رح نے ابن جریر رح سے اور اونہون نے
محمد بن ابراہیم رح سے روایت کی ہی کہ کہا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ قُبُوْرَ الشُّہَدَاءِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ حَوْلٍ
فَیَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال کے سرے پر شہیدونکی
قبرونکی زیارت کو آتے تہے اور فرماتے تہے سلام علیکم آخر تک صحیح بخاری و مسلم مین ام حبیبہ و زینب بنت
جحش رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین مسلمان عورتنکو کسی مردے پر غم کرنا
تین شب سے زیادہ مگر شوہر پہ کہ چار مہینے دس دن اوسکو حداد کرنا واجب ہی یعنی زیب و زینت چہوڑ دینا اور
عطر اور سرمہ اور مسی اور پہولیل نہ لگانا لازم ہی اور مہندی لگانا اور سوہا کسم کا رنگا پہننا اور زعفرانی پہننا بہی درست
نہین کذا فی الہدایہ اور اگر کچہہ عذر ہو تو ریشمی پہننا مضایقہ نہین مطالب المومنین اور مشکوۃ کے ترجمے مین ہی
کہ تین دن کے سوا تعزیت کرنا نہین درست اور تعزیت کے معنی صبر سکہانا ہی غم زدے کو اور جو کچہہ اس زمانے
نادان لوگ سمین اور تکلفات کرتے ہین سب بدعت و نامشروع ہی اور ترمذی نے عبد اللہ بن جعفر رض سے
روایت کی ہی کہ جب جعفر کے شہید ہونے کی خبر پہونچی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے فرمایا
کہ جعفر کے لوگون کے واسطے کہانا طیار کرو کیونکہ اون پر ایسی چیز آئی ہی جسمین وہ مشغول ہو رہے ہین یہان سے
معلوم ہوا کہ قریبون اور دوستونکو مستحب ہی کہ غم زدون کو کہانا بہیجین اور بعضون نے کہا ہی کہ پہلے دن کہانا

بہیجنا جائز ہی کیونکہ وہ لوگ دفنانے کفنانے مین مشغول رہتے ہین اور دوسرے دن مکروہ ہی اگر نوحہ
کرنے والیان وہان جمع ہون کیونکہ یہ گناہ کی امداد ہی کذا فی مطالب المومنین اور شیخ عبدالحق رح نے مشکوۃ کے
ترجمے مین لکہا ہی کہ مردیکے پیچہے سات دن تک صدقہ دینا بہت اچہا ہی اور امام المحدثین مولانا عبدالعزیز رح
نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ اوائل حال مین مردے راہ تکا کرتے ہین کہ زندون سے کسی طرحکی مدد اونکو پونہچے
جسطرح ڈوبنے والا فریادرسونکا منتظر رہتا ہی اور صدقہ اور دعائین اور فاتحہ اسوقت مین بہت کام آتا ہی
اسی سببسے بنی آدم ایک سال تک خصوصًا ایک چلہ تک بعد موت کے اسطرح کی امداد مین کوشش کرتے ہین اور
مردیکی روح بہی اوائل حال مین خواب اور عالم مثال مین زندون سے ملاقات کرتی ہی اور اپنا حال کہتی ہی انتہی
یہان سے معلوم ہوا کہ اوائل مین دعا اور صدقے سے مردیکو مدد پونہچانا بہتر ہی ولیکن چالیسی چہماہی برسی
کا روز مقرر کرنا صحابہ و تابعین کے قرنمین نہ تہا کتاب جامع البرکات اور کشف الغطا مین ہی کہ انچہ بعد
سالی یا ششماہی یا چہل روز درین دیار طعامی پزند و بخشش کنند چیزی داخل اعتبار نیست بہتر انست کہ نخورند غرضکہ
تصدق کرنا طعام کا اور ثواب اسکا مردیکو پونہچانا جائز بلکہ مستحب ہی ولیکن اسکے واسطے روز مقرر کرنا کہ خاص
اوسی دن ثواب پونہچیگا اور دن نہ پونہچیگا خطا ہی کذا فی مائۃ مسائل الشیخین المحدثین محمد اسحق الدہلوی واحمد اللہ
الانامی سلمہما اللہ تعالی اور اس مقدمے مین مولوی اسمعیل و مولوی رشید الدینخان سے خوب بحثین ہوئی ہین
اور ظاہر احق یہ ہی کہ اگر کسی مصلحت کیواسطے کوئی شخص کوئی روز صدقہ دینے کے واسطے معین کرے تو مضایقہ
نہین مگر یہ جاننا کہ ثواب خاص اوسیدن پونہچیگا اور دن نہ پونہچیگا ممنوع و نا مشروع ہی اور جاننا چاہیے کہ چہلم وغیرہ
کے کہانے باٹنے سے اگر ناموری یا بہائیون کی ضیافت کا بدلا دینا مقصود ہو تو مردیکو خاک بہی ثواب نہ پونہچیگا
اور اگر مردیکو ثواب پونہچانا مطلوب ہی تو وہ کہانا صدقہ کا ہی تونگر کو اوسکا کہانا نہین اچہا قولہ تعالی اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ
لِلْفُقَرَاۤءِ یعنی نہین صدقے مگر فقیرونکے واسطے اور مشہور ہی کہ طَعَامُ الْمَيِّتِ يُمِيْتُ الْقَلْبَ یعنی مردیکا کہانا دلکو
مردہ کرتا ہی اور اسصورت مین بانٹنے والے کو چاہیے کہ وہ کہانا برادری کے تونگرونکو نہ دے بلکہ مفلسونکو فقیرونکو
بانٹے برادری کے ہون یا غیر تا مقصد اوسکا کہ ثواب پونہچانا مردیکو ہی حاصل ہووے اور قاضی عبدالکریم بریلوی
قدس سرہ کہ ہمارے زمانیکے ولی تہے اپنے رسالونمین لکہ گئے ہین کہ تیجے مین جو رسمین کہ ہند مین ہوتی ہین جیسے
فرش فروش خوشبوئیات وغیرہ سو بیجا ہین اور تین دن تک غمزدیکے گہر کا کہانا کہانا اور اوس سے ضیافت لینا
مکروہ ہی لِاَنَّہٗ اِتِّخَاذُ الضِّیَافَةِ عِنْدَ السُّرُوْرِ لَا عِنْدَ الشُّرُوْرِ کذا فی الخزانہ **مسئلہ** حقتعالی سے اسطرح دعا مانگنا کہ الٰہی
بحرمت نبی یا ولی کے میری حاجت روا کر روا ہی ملا علی قاری رح نے قواعد الایمان مین لکہا ہی کہ اگر بحرمت
مصطفی گوید شاید چہ در دعای استفتاح بحرمۃ الشہر الحرام و المشعر العظام و قبر نبیک علیہ السلام ماثور و مروی ہست

اور حصن حصین مین صحیح بخاری وغیرہ سے منقول ہی کہ دعامین توسل بانبیا وصلحا جائز ومستحب ہی اور فتاوی برجیدی مین ہی کہ دعامین بحق فلان کہنا ابو الفضل کرمانی رح نے مکروہ لکھا ہی اسواسطے کہ حقتعالی پر کسی مخلوق کا حق نہین لیکن روایات وآثار سے اسکا جواز معلوم ہوتا ہی انتہی راقم عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ اگلے زمانہ مین معتزلہ کا بہت غلبہ تہا اسواسطے کرمانی وغیرہ نے بحق کہنا مکروہ لکھا ہی تا بخوبی ثابت ہو کہ اللہ تعالی پر کچہ واجب نہین اور کسی کا حق نہین وہ مالک مختار ہی جو چاہے کرے پس منع کرنا اس لفظ کا احتیاطًا تہا والا اسکے جواز مین شبہہ نہین قال اللہ تعالی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ اور شیخ عبد الحق دہلوی رح نے جذب القلوب الی دیار المحبوب مین لکھا ہی کہ جب حضرت علی رضہ کی ماں نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھَا بِحَقِّی وَبِحَقِّ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِی مسئلہ مدد چاہنا نبی وولی سے اس طرح پر روا ہی کہ اوسکی قبر کے پاس جا کر باآواز بلند کہے کہ ای بندے خدا کے اولی اللہ کے میرے واسطے حقتعالی سے دعا کر اور جانے کہ اوسکا کام صرف دعا کرنا ہی دینا نہ دینا حقتعالی کے اختیار ہی لیکن عوام کو اس سے بہی منع کرنا چاہیے خصوصًا اس زمانے مین کیونکہ اندنون اس امر مین یہانتک غلو وافراط کرتے ہین کہ بیشک مشرک وعابد الصنم بن جاتے ہین اور مولوی محمد اسمعیل وعبد الحی ومحمد اسحق وغیرہم نے خوب ہی جہال کو گوشمال دی ہی اون لوگونکے رسالے غور تونکو اور مداریون سلاریون پیر پرستون گور پرستون کو سنانا ضرور ہی اگرچہ اونمین بعضی باتین زیادہ ہین اور شاید کہ عمل اونکا اس مثل پر ہی بمرگش بگیر تا بہ بیماری راضی شود اور شیخ عبد الحق رح نے لکہا ہی کہ اکثر فقہا غیر نبی یا غیر انبیا سے مدد چاہنا روا نہین جانتے ولیکن بعضے فقہا اور جمہور صوفیہ اسے ثابت وموثر جانتے ہین اور شیخ الاسلام کی کشف الغطا مین ہی کہ غیر نبی یا غیر انبیا کی قبر سے مدد چاہنا مختلف فیہ ہی ظاہرا جو فقہا مردیکو سماع ثابت کرتے ہین استمداد جائز جانتے ہین اور جو کہتے ہین کہ مردہ نہین سنتا وہ استمداد سے منکر ہین اور ان دونون روایتون سے یہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ سلف کے علما انبیا کی قبر سے مدد چاہنا جائز جانتے تہے اختلاف صرف اولیا کی قبور مین تہا اور شیخ عبد الحق رح نے اپنی اکثر تصنیفات مین نبی وولی سے مدد چاہنا جائز لکہا ہی ولیکن جہال کے اقوال وافعال کو حرام وممنوع لکہا ہی اور قاضی عبد الکریم رح کا بہی یہی مذہب تہا اور مولانا عبد العزیز رح نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ بعضے از خواص اولیا را کہ آلہ جارحہ تکمیل وارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند بعد موت ہم تصرف در دنیا دادہ اند واویسیان تحصیل کمالات باطنی از انہا می نمایند وارباب حاجات حل مشکلات خود از انہا می طلبند ومی یابند وزبان حال آنہا مترنم باین مقال ست ع من آیم بجان گر تو آئی بتن ‌÷ ولیکن سلاریہ مداریہ وغیرہ گور پرستونکو اونہونے بہی مشرکین مین لکہا ہی پس اوس طرحکی استمداد جو بعضے علما نے جائز رکہی ہی کسی طرح شرک نہین ہو سکتی اور جو اوسکے شرک ہونیکا دعوی کرتا ہی وہ غلو وافراط ہی ومن دلائل المبیحین قولہ تعالی وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وقول عائشہ رضی اللہ عنہا

لمّا دفن عمر رضہ معہما فواللہ ما دخلت الّا وانا مشدودۃ علیّ ثوبی حیاءً من عمر رواہ احمد وقولہ الانبیاء احیاء فی قبورہم یصلّون رواہ السیوطی فی شرح الصدور وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اراد عونًا فلیقل اعینونی یا عباد اللہ الصالحین رواہ فی الحصن الحصین ومنہا قصۃ ابن جلاد وقصۃ ابن المنکدر رواہما الشیخ عبد الحق سے جذب القلوب اور دارمی رح نے ابن جوزی سے روایت کی ہی کہ مدینہ مین جب قحط پڑا حضرت عائشہ رضہ نے لوگون سے کہا انظروا الی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجعلوا منہ کوًی الی السماء حتّی لا یکون بینہ وبین السماء سقف سو لوگون نے ایسا ہی کیا اور خوب پانی برسا اور امام شافعی رح نے کہا ہی کہ قبر موسی کاظم رضہ کی اجابت دعا کے واسطے تریاق مجرب ہی ذکرہ الشیخ عبد الحق رح اور احیاء العلوم مین ہی کہ جس سے زندگی مین دعا منگوا سکتے ہین وس سے بعد مرگ کے بھی منگوا سکتے ہین اور اس جگہہ کلام کو بہت سی جگہہ ہی مگر مطلوب اختصار ہی اور مشکوۃ مین ہی کہ جب یزید کے لشکر نے مدینہ پر ہجوم کیا تھا اور صحابیون نے بسبب خوف کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین جانا اور اذان دینا موقوف کر دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقد مبارک سے ہر نماز کے وقت تکبیر کی آواز سنی جاتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ زندگی مین جیسا مجھے علم تھا ویسا ہی بعد موت کے بھی رہے گا ذکرہ الشیخ عبد الحق رح المحدث وغیرہ اور ابو بکر بن شیبہ کی مصنف مین علی بن حسین بن علی رضہ سے یعنی امام زین العابدین سے منقول ہی کہ انہون نے ایک شخص کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس جو سوراخ تھا اوسمین داخل ہو کر دعا کرتا تھا سو آپ نے اوسے بلا کر فرمایا کہ مین نے اپنے باپ سے انہون نے اپنے باپ سے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے لا تتّخذوا قبری عیدًا ولا بیوتکم قبورًا وصلّوا علیّ فانّ صلوتکم وتسلیمکم یبلغنی حیثما کنتم یعنی میری قبر کو عید نہ بناؤ اور اپنے گھرونکو قبرین نہ بناؤ اور مجھہ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود وسلام مجھے پونہچتا ہی تم کہین ہو اس حدیث کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہین کہ قبر تمہاری جگہہ ہی اوسپر جا کر عید کیسی خوشی نکرو اور اپنے گھرون مین مردون کے مانند بے ذکر اللہ تعالی کے نرہو لیکن ظاہر تر یہ معنی ہین کہ میری قبر پر عید کا سا اجتماع نکرو اور میلانہ لگاؤ اور اپنے گھرون مین قبرین نہ بناؤ اور اس تقدیر پر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قبر کے پاس جا کر بھی دعا کرنا اچھا نہین اگرچہ دعا خدا ہی تعالی ہی سے مانگے اور اوس مقبور کو صرف وسیلہ جانے کیونکہ یہ بات اگرچہ فی الجملہ جائز ہی لیکن ہمین بد عتیو نکا دروازہ کھلتا ہی کہ صلحا کی قبرون پر عید کا سا اجتماع کرنے لگتے ہین کادوا یکونون علیہ لبدًا یعنی اس گمان سے کہ ہماری حاجت بر آویگی نادانون کا ٹھٹھہ لگ جاتا ہی اور بہتیرے جاننے لگتے ہین کہ یہ مقبور بالاستقلال متصرف ہی اور خلق کو فیض پونہچا سکتا ہی حالانکہ یہ بات صاف شرک جلی ہی خواہ مردے پر اعتقاد کرے خواہ زندے پر قال اللہ تعالی وانّ المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدًا وانّہ لمّا قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدًا

له جو وقت دفن کر چکے عمر رضی اللہ عنہ پس قسم خدا کی نہ داخل ہوئی میں مگر در حالیکہ لپیٹے ہوئی تھی اوپر اپنے کپڑا اپنا ازراہ شرم کے عمر سے ۱۲

سه تمام انبیا زندہ ہین اپنی قبرون مین نماز پڑھتے ہین ۱۲

سه جو شخص ارادہ کرے مدد … پس چاہیے … کے اعانت کرو میری … ۱۲

ه دیکھو طرف قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس … اوس مین روزن … درمیان اوس کے اور درمیان آسمان کے ۱۲

یعنی مسجدین خدا ہی کے واسطے ہین سو نہ پکارو اللہ کے ساتھہ کسی کو اور جب خدا کا بندہ کہ پیغمبر ہی کھڑا ہوکر خدا کو
پکارتا ہی لوگ اوسپر ٹھٹھہ ہو جاتے ہین اس گمان سے کہ شاید یہی مالک مختار ہی جو چاہین اس سے مانگ لین
حالانکہ یہ گمان محض باطل ہی کیا تو نہین دیکھتا کہ حقتعالی اپنے نبی سے فرماتا ہی کہ کہدے اے محمد کہ مین اپنی جان کے
نفع ونقصان کا مالک نہین کہ قُلْ لَا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ الآیۃ اور شیخ عبد الحق دہلوی رح نے مشکوۃ کے ترجمے مین
کہل کر لکہا ہی کہ پیغمبرون کی اکثر دعائین قبول ہوتی ہین سب اونکی ہی قبول نہین ہوتین سنو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے فرمایا اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ یعنی
اگر تو سوال کیا چاہے تو اللہ ہی سے کر اور اگر مدد ڈہونڈہا چاہے تو اللہ ہی سے ڈہونڈہ اور کسی سے کچھہ
نہین ہوتا ع کہ عاجز ترست از صنم ہرچہ ہست ٭ ظاہر مراد یہ ہی کہ جو کام حق جل وعلا سے خاص ہین
اونمین دوسرے سے مدد مانگنا نہین درست جیسے مارنا جلانا روزی اور اولاد کا دینا وغیر ذلک
اور اگر بالکل سوال واستعانت غیر سے منع ہو تو بزرگون سے دعا منگوانا اور نوکرون سے کامون مین
مدد چاہنا بہی منع ہو جاوے حالانکہ یہ منع نہین پہر فرماتا ہی کہ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ یعنی جو کچہہ
ہونا تہا سو پہلے ہی لکہہ لیا گیا اب کسی کی سعی سے کیا ہوتا ہی اوٹہا لیے گئے قلم اور سوکہہ گئے ورق فلو
جَهِدَ الْعِبَادُ اَنْ یَنْفَعُوْکَ بِمَا لَمْ یَکْتُبْہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَکَ لَمْ یَقْدِرُوْا عَلَیْہِ یعنی اگر سارا عالم بے رضا اوسکی تجہے نفع پونچانا
چاہے تو کچہہ بہی نہو اور کیا خوب اشعار ہین کتاب الفرج بعد الشدۃ مین **قطعہ** خدا ے عزوجل اگر نکوئی خواست ٭
چہ باک باشد اگر جملہ خلق بدخواہ اند ٭ وگر چنانچہ بدی خواست جملہ عالم را ٭ از انکہ نیک ساتند دست کوتاہ اند ٭ ہمہ
بقبضۂ تقدیر ایزد اند اسیر ٭ اگر کمینہ غلام ضعیف وگر شاہ اند ٭ اے جان جہان اگر وہ ہی مہربان تو سب ہین
مہربان اگر وہی ندے تو کیا دیوین سلیمان پکار کر فرماتا ہی قرآن مین لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ
یعنی بے مرضی اوسکے کوئی کسی کی سفارش نکر سکیگا فرشتہ ہو کہ انسان اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دعا کی ہی کہ اَللّٰہُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ یعنی بار خدایا میری قبر کو بت نہ بنا کہ پرستش
کیجاوے یہان سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہلاے امت سے شرک کا بہت خوف
تہا اس سبب سے دعا مانگ لی کہ اللہ تعالی میری قبر کو بچا لے اور امت کی قبرون کے واسطے یہ دعا
نہ مانگی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو کشف سے معلوم ہوا ہوگا کہ یہ فتنہ ضرور شدنی ہی اور خواجہ
بہاء الدین نقشبند رح کے وقت مین بہی اعتقاد مین لوگ افراط کرتے تہے اس سبب سے اکثر حضرت یہ بیت
پڑہا کرتے تہے **بیت** تو تا کے گور مردان را پرستی ٭ بہ گرد کار مردان گرد رستی ٭ چنانچہ مشائخ
نقشبندیہ کی کتابون مین مسطور ہی **مسئلہ** جو شخص جانے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا اور کسی نبی کو علم غیب تہا کافر ہو جاوے وفی شرح فقہ الاکبر لملا علی بن القاری رح ان الانبیاء
لا یعلمون المغیبات من الاشیاء الا ما علمہم اللہ تعالی احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب
لمعارضۃ قولہ تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ اور صحیح بخاری ومشکوۃ مین ہی کہ انصار کی
چہوکریان شادی مین دف بجا بجا کر گا رہین تہین انہین ایک کہنے لگی ع وفینا نبی یعلم ما فی غد
یعنی ہمارے درمیان ایسا نبی ہی کہ کل کی ہونے والی بات جانتا ہی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ یہہ کہہ خدائے جل وعلا ہمکو اور سب مسلمانونکو شرک سے بچاوے کیونکہ یہہ نہین معاف ہوتا اور
اسکے سوا سب معاف ہوجاتا ہی قال اللہ تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء فقط

ترجمہ تو کہہ خبر نہین رکہتا کوئی بیچ آسمانون اور زمین مین چہپی چیز کی مگر اللہ ۱۲

ترجمہ اللہ یہ نہین بخشتا کہ اوسکا شریک ٹہرائے اور اوس سے نیچے بخشتا ہی جسکو چاہے ۱۲

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ بیان احوال بعث ونشر مین ترجمہ دقائق الاخبار
تصنیف امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا مع چند اوراق حالات
قبر پرستی مین باہتمام محمد عبد الواحد ولد
محمد مصطفی خان ابن حاجی محمد روشن خان غفر لہما
المنان کے شہر لکھنو محلہ محمود نگر مطبع مصطفائی
مین تاریخ بستم ربیع الثانی
۱۲۸۱ سنہ یکہزار ودوصد وہشتاد
ویک ہجری مین چہاپا
گیا فقط

رسالہ موضح الکبائر والبدعات والرسوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور شکر اوس خداوند کو لائق ہی جسنے ہمکو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور ہماری ہدایت کیواسطے یعنی ٹیڑہی راہ سے سیدہی راہ کیطرف بلانے اور دوزخ سے بچاکر بہشت مین لیجانے اور حلال و حرام بتلا دینے کے لیے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب کو جن اور انس کیطرف بہیجا اور قرآن شریف کو اونکے اوپر نازل کیا اور اونکو خاتم انبیا بنایا اور سب پیغمبرون مین اونہین سردار کیا اور سب سے اونکو بڑا مرتبہ دیا اور اوروں پر اونکو بزرگی بڑائی بخشی اور اونکا نام قیامت تک جاری رکہا اور اونکا نام اپنے نام کے ساتہ ملایا شفاعت کا مرتبہ بخشا معجزے بے انتہا عنایت کیے اونہون نے امورات شرعی ہمکو سکہائے یعنی کلمہ نماز روزہ حج زکوۃ درود تسبیح تکبیر تحمید تہلیل تلاوت خیرات اور کہانے پینے سونے بیٹہنے اور کام کرنیکے طریقے بتائے اور موت وحیات کے سیکہنے سکہانے وغیرہ کے احکام بتلائے اور تقوی پرہیزگاری اخلاق اتفاق محبت آپس کی موافقت کی باتین اور جو اوسکے مانند ہین اون سبکے کرنیکا حکم کیا اور برے کامونسے منع فرمایا جسکی تفصیل عام و خاص مومنین کے بوجہنے کیواسطے اس کتاب مین لکہی جاتی ہی باقی اسی پر اور باتونکو قیاس کر اپنے تئین بچاوین کہ اللہ رسول کے سامنے قیامت کے دن ذلیل و شرمندہ نہووین جن باتونکا بالفعل اس ملک ہندوستان مین زیادہ رواج ہو گیا ہی اونکو بہی نام بنام لکہدیا کہ مسلمان اسکو سمجہ بوجہ کر اون کامون سے گریز کر جاوین اور باپ دادونکے چلن پر نہ جاکر انکی ریس نہ کرین کہ اللہ تعالی کے پاس ہر آدمی کو اپنے اپنے کام کا علحدہ علحدہ جواب دینا ہوگا اوسوقت باپ دادے پیر اوستاد جو ان باتون کے کرنیسے نہین روکتے ہین یا آپ ہی کرتے ہین کچہ کام نہ آوینگے اے بہائی مسلمانو آخر مرنا ہی اور اللہ کو منہ دکہانا ہی ابہی ہوشیار ہو جاؤ برے کامونسے اپنے تئین بچاؤ دنیا چند روز ہی آخر پچتاؤ گے پہر کچہ کام نہ آویگا سیدہے جہنم کو چلے جاؤ

برے کامون کی تفصیل یہ ہی

شرک کرنا یعنی اللہ صاحب کیسی قدرت اور علم دوسرے مین سمجہنا یا اوسکی سی تعظیم کے کام دوسرے کے واسطے کرنا یا اوسکے سوا اور کی نذر اور منت کسی مطلب کے لیے ماننا یا اوسکے سوا اور کو مشکل کے وقت پکارنا دہائی دینی اور اوس سے مدد چاہنی یا اور کسیکو ہر وقت حاضر و ناظر دیکہنے والا سننے والا بوجہنا ✣ ناحق کسیکو مار ڈالنا ✣ نشیکی چیز شراب تاڑی گانجا بہانگ پوست افیون مدک چرس وغیرہ تہوڑا یا بہت پینا پلانا کہانا کہلانا ✣ بغیر نکاح سوا اپنی لونڈیکے دوسری عورتکے پاس جانا ✣ مرد یا عورتکے ساتہ

او ہلت کرنا یعنی نجاست کی جگہہ مین دخول کرنا + نیک عورتکو جو دوسریکے نکاح مین آئی ہی زنا کی تہمت دینی + کافرون کے
مقابلے مین کہ دو چند مسلمانونسے زیادہ نہون بہاگ جانا + جادو کرنا اور کروانا + بن باپکے لڑکیکا مال ناحق کہانا +
ماباپ مسلمانکو بے سبب دکہ دینا + حرم مکے کے درمیان جن باتونسے منع ہوا ہی انکا مونکو کرنا + سود لینا + چوری کرنا
سورکا گوشت کہانا + جہوٹی گواہی دینا + بلا عذر گواہی کو چہپانا + رمضان کا روزہ بیعذر شرعی کے نرہنا + نماز
نہ پڑہنی + نمازکو بیوقت پڑہنا + مال کی زکوۃ نہ دینی + حج کے شرائط موجود ہوتے ادا نکرنا + جہوٹہی قسم کہانی + اپنا ناتے کے
رشتے کو توڑنا + تولنے اور ناپنے مین لینے دینے کیوقت کم وزیادہ کرنا + مسلمانونکے ساتہہ ناحق لڑائی کرنی + اللہ اور
رسول اور آل و اصحاب و ازواج رسول کو گالی دینی یا حقیر جاننا یا لعنت کرنی یا برا کہنا + رشوت لینی + مسلمانونکی چغلی حاکم
سے کرنی + باوجود قدرت کے امر معروف اور نہی منکر سے باز رہنا + بے ضرورت شرعی جہوٹہہ بولنا + مقدور رکہتے
وعدیکو وفا نکرنا + قرآن کو یاد کرکے بہول جانا + جاندار کو آگ مین جلانا + عورتکو اپنے خاوند کی بیحکمی کرنی + مردکو اپنی
عورت پر ظلم کرنا + عورت اور مرد کے درمیان لڑائی اور جدائی ڈالنی + عالم اور فاضل کی جہٹائی کرنی مگر عالم اوسکو جانے
جسنے اللہ اور رسول کے جاننے بوجہنے کے واسطے علم حاصل کیا ہو اور اوسکو اور مسلمانونکو اوسکے علم سے فائدہ
پہونچتا ہے وہ عالم نہین جو دنیا کمانیکے واسطے کتابین پڑہے اور رات دن دنیا کی فکر مین لگا رہے اور دین کا علم
دوسریکو نہ سکہاوے نہ پڑہاوے + اللہ تعالی کی بخشش سے نا امید ہونا + اور اوسکے عذاب سے نڈر ہو جانا + جوا
کہیلنا + اللہ کے سوا دوسریکے نام پر جانور ذبح کرنا + اللہ کے سوا دوسریسے نزدیکی حاصل کرنیکو یا اوسکی
تعظیم کی راہ سے عبادت جانکر جانور ذبح کرنا + تکبر کرنا اور دوسرونسے اپنے تئین اچہا جاننا + مکر فریب دغا بازی کرنی +
پرایا مال لینا + لاڑیاپن کرنا + کافرون اور فاسقون اور بدعتیون کو دوست سمجہنا + حسد بغض کینہ رکہنا + شرع کے
حکمونکو جیسا نماز روزہ وغیرہ مکروہ جاننا اور اونسے بیزار رہنا + حلال چیزونکو حرام جاننا + اور حرام چیزونکو حلال
سمجہنا + دین کے کامون مین عیب لگانا خلل ڈالنا + دین کے فرائض اور واجبات کو کسی سے چہپانا + امانت
مین خیانت کرنی + محارم سے نکاح کرنا + مسجد کو خراب کرنا + بے طہارت نماز پڑہنی + گٹہنا یا کرنا + کافرون اور
بدعتیون اور فاسقونکی بے خوف فتنہ تعظیم کرنی توقیر اور خوشامد کرنی + بغیر علم فتوی دینا + بدون مہارت طبابت
کرنی + اپنی عقل سے قرآن شریف کی تفسیر کہنی + سیدونکی اہانت کرنی + پیٹہہ پیچہے کسیکو بد کہنا یا رو برو عیب
لگانا + مسلمان پر گمان بد لیجانا + اللہ کے سوا اور کسی چیز کی قسم کہانی + قرآن خوانی کی مجلس مین لغو کام مین
مشغول رہنا + کسی کا گلہ شکوہ بیوجہ کرنا یا سننا + نجومیون پر اعتقاد کرنا + علم غیب کا اعتقاد سوا اللہ کے دوسریسے
رکہنا + نبیون فرشتون اللہ کی کتابون بہشت دوزخ میزان و پل صراط اور عذاب قبر اور جن باتونکی اللہ اور رسول
نے خبر دی ہی قیامت کے حال مین ان مین کسی چیز سے منکر ہونا + حدیث یعنی پیغمبر خدا کے فرمانیکو اور اجماع امت

اور قیاس کو نہ ماننا + اور اوسکے حکمونسے منکر ہونا + ڈاڑہی منڈانی مونچھین بڑہانی + سونے روپے کے باسن مین کہانا
پینا + سونے روپے کا زیور ریشمین کپڑا زربجا جوتہ زینت کیواسطے مرد کو پہننا + ہاتہ پاؤنمین رنگ اور دانتونمین مسی مرد کو
لگانا + ڈہولک طنبورا ستار دوتارا سرمنڈلا کرتا ہے سارنگی بجانا یا قصداً سننا + اونکے بجانیوالے کو کچہ دینا + ناچ دیکھنا
ناچنے والے کو کچہ دینا + بجانیوالے اور ناچنے والونکی تعریف کرنی + شطرنج چوپڑ گنجفہ نرد گوٹی بوج بازی آتش بازی کہیلنا
انمین اچھے وقت کو ضائع کرنا + حرام چیز پر بسم اللہ کہنی + جہوٹی بات پر اللہ کو گواہ ماننا + کافرونکے دینونکی بڑائی کرنی
اور اونکی رسمونکے موافق کچہ کام کرنا + اور اونکے پوجے کی چیز کہانی + کسی پیر پیغمبر امام شہید بہوت پری کے نام کی
چوٹی رکہنی + سیتلا یا اور کسی مرض کا پوجا کرنا + لونڈی غلام کو حقیر جاننا + اونکے مقدور سے زیادہ اونسے کام لینا +
اگر کوئی کام سخت یا بہاری ہو تو مسلمان کو لازم ہے کہ آپ بہی اوسمین اونکا شریک ہووے + بے عزتی سے کسی کا نام لیکر پکارنا
اپنے دلکو برے اندیشہ مین رکہنا + رات دن اچھے کہانے پہننے کی فکر مین رہنا + مقدور ہوتے ماباپ اور حقدارون
کی خدمت نہ کرنی + استاد پیر اپنے بڑونسے بے ادبی کرنی + بہانا کرکے شرعی احکامونسے جیسا نماز روزہ حج زکوۃ
وغیرہ باز رہنا + اللہ کی دی ہوئی نعمت مین بخل کرنا + حیض نفاس کی حالتمین عورت کے پاس جانا + عورتونکو نامحرم کے
سامنے ہونے دینا + خلاف شرع باتونمین جورو کی تابعداری کرنی + بے ضرورت جورو کو ادہر ادہر جانیکی رخصت
دینا + مقدور رہتے جورو لڑکے کو کہانے پینے کی تکلیف دینی + بیگانی عورت پر بدنظر رکہنی + جوروونمین برابری نہ
رکہنی + جورو لڑکے کی خاطر سے خلاف حکم خدا و رسول کے کام کرنا + جورو کو اپنے خاوند سے نافرمانی کرنی + خاوندکے
کی بلائی عورتکو حاضر نہونا + ہر باتمین اوسکی ناشکری کرنی + اوسکی دی چیز کو اپنے سے ناچیز سمجہنا + بے اجازت خاوند
سوا ماباپکے دوسریکے گہر جانا اور بحکم اوسکے کسی نامحرم کے روبرو ہونا + خاوندکے مقدور سے کہانے پینے مین
زیادہ طلبی کرنی + ہر باتمین اوسکے دلکو رنج مین ڈالنا + اوسکے مال کی حفاظت نکرنی + عورتکو سر منڈانا + عورتکو
مرد کی صورت بننا + مرد کو عورتکی صورت بننا + خلاف شرع کسی قبر کی زیارت کرنی + یا اوسواسطے سفر کرنا + عورتکو
عورتونسے مساحقہ کرنا یعنی چپٹی لڑانی + کہانیکو برا کہنا + کسیکے گہر مین بے اجازت گہس جانا + باوجود قدرتکے نصیحت کو
ترک کرنا + لوگونکے دکہلانیکو عبادت کرنی + اپنی عبادت و تقوی پر دعوی کرنا + گرانی کی نیت سے غلہ بند رکہنا + بردہ
فروشی کرنی + تالاب عیدگاہ قبر کی اوسکے واسطے جانور ذبح کرنا + قبر کو سجدہ یا طواف کرنا + جاندار کی تصویر بنانی + یا اوسکو
اپنے گہر مین رکہنا + حرام کے روپیونسے مسجد عیدگاہ یا کوئی مکان عزت کا بنانا + جس قبر مین لاش نہو اوسکو سلام زیارت
کرنا + تعزیہ بنانا + مرثیہ خوانی کرنی + کسیکے غم مین گریبان پہاڑنا + یا چہاتی کوٹنا + یا چلا کر رونا یا غمی کا کپڑا ٹہرا کر پہننا +
کسیکے نام کی بدہی ڈالنی + ناک کان چہیدنا + اور ناک کانکے چہیدنیکو بہتر جاننا اور لڑکیونکے کان چہیدنیمین مضائقہ
نہین شب براتمین گہر باہر چراغان کرنا قبرون پر روشنی کرنی + کہیر کہلائی سالگرہ اطفال کی کرنی + مجلس بسم اللہ

لڑکونکی کرنی بڑیکی رسوم دہام سے واجب جان کے + بیڑا نکالنا + اور بہت رسمین جو کافرونکی صحبتون نے سیکہین
ہین کرنی + جیسے سہرا سنڈوا گہنہ لگن باندہنا + رتجگا کندوری چوتہی مرے کا سوم دسوان چالیسوان چہماہی برسی
کرنی + روح نکالنی + بادی سکرات روٹی میٹہا بولی روالی دینا جتیا کرنا + مردیکے سرہانے چراغ جلانا + اوسکے کہاٹ
لٹانا + مرنیکے سبب ہانڈی باسن آگ پانی پہینکنا دہونا + سر مین گلے مین سیندور لگانا + علم کو ہتیار کو زمین کو سلام
کرنا + قبر پکی بنانا قبر پکی کرنی چونا لگانا + قبر پر کپڑا اوڑہانا + سال سال کو پوجا کرنا + ست پیر کی پوتہی سننی + غازی و مدار کا جہنڈا
نکالنا + لال بی بی اولا بی بی کہری بی بی آسان بی بی کا روزہ رکہنا + اور سلوپہر کا روزہ مشکلکشا کے نام پر رکہنا + منت ماننا لال پری
سبز پری شیخ سدو زین خان مع یا خان کے نام کا بکرا کرنا + یا انکے نام پر فاتحہ دینا + اور اونسے اعتقاد رکہنا کہ یہ سب فی الحقیقت جن ہین یا شیطان ہون
نے لوگونکے بہکانے کیواسطے ایسے نام اپنے رکہہ لیے ہین یہ سب نذر و نیاز اونکو پہنچتی ہے + کانے گورو کو چاول
روپیہ یکٹہا دینا + شگون اور فال پر اعتقاد کرنا + ٹخنون سے نیچے پاجامہ یا دامن لٹکانا + اپنا ستر دوسریکو دکہانا یا
ستر دیکہنا + جنیوا اور کردہنی باندہنی + پانی کی جسمین ہنسی سے استنجا کیا اوس سے وضو کرنیکو حرام جاننا + بے تنبد
مارنا + ناپاکی کی حالت مین مسجد مین جانا + اور ایسی حالتمین اور بیوضو مصحف کو چہونا نماز پڑہنی یا طواف کعبہ کرنا +
بدن مین گودنا گدانا + عورتکو سر کے بال چہنے یا جہلا ڈالنا + اور مرد عورتکو پٹا بہری زلف رکہنا + عورتکو باریک کپڑا جس سے
بدن نظر آوے پہننا + امام سے پہلے کوئی حرکت نماز مین کرنی + نشے کی چیز سے کمائی کرنی + مشرکہ کو نکاح
کرنا + عورتسے نکاح کرکے اوسکو زنا کی رخصت دینی یا اوسپر راضی ہونا + جانور سے وطی کرنا + موٹہہ مارنا + عدت کے
درمیان نکاح کرنا + مسلمان ہونے مین توقف کرنا + آزاد مرد یا عورت کو مول لینا یا بیچنا + جمعہ کیوقت خرید فروخت
کرنا + جمعہ اور جماعت کو ہوسکتے ترک کرنا + اللہ کی حدود مین درگذر یا سفارش کرنی + جان بوجہکر قرآن مین غلطی
پڑہنی + جاندار کی تصویر کا کہلونا بنانا یا مول لینا + سلام کا جواب نہ دینا + اپنی خوشی سے زہر کہانا یا ڈوب مرنا + ہمسایہ
کو دکہہ دینا + دعا کے وقت آسمان کیطرف دیکہنا + کفار سے لباس اور صورتمین مشابہت پیدا کرنی + جانورونکو
لڑانا + نسب سے خارج ہونا یا داخل ہونا + شرع کے کام پر ہنسنا + مصلی کے آگے سے گذر جانا + شارع عام کو تنگ کرنا
روپیہ پیسے مین خلاف شرع بٹا لگانا یا بہرت لینا + بغیر خوف اسلام کو چہپانا + روپیے پیسے کو بیجا صرف کرنا + نوکر
کو اپنے منیب کی خیرخواہی نکرنی + کسی قسم کے غلے یا نمک یا چینی وغیرہ بیچنے کی چیز مین وزن کیواسطے پانی یا بالو یا
اور کوئی چیز ملانی یا ہلکے ہونیکے واسطے بیچنے کی چیز مین جانے بوجہے نقصان کو خریدار سے ظاہر نکرنا +
مسلمانونکے عیب ڈہونڈہنے مگر جو فاسق ہو اس نیت سے کہ وہ اپنے فسق سے باز آوے + کسی مسلمان کو دوزخی
کہنا + کبوترونکا اوڑانا + اور مرغ لڑانا +

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ موضح الکبائر تحریر شہر لکہنؤ
محلہ محمود نگر مطبع مصطفائی مین تاریخ بستم ربیع الثانی [illegible] ہجری کو رونق چہپنے کی پائی بخط الکاتب محمد حسین